مہدی و مسیح کا جھوٹا دعوے دار
شکیل بن حنیف
از طرف
مفتی اسعد قاسم سنبھلی
ناشر
جامعہ صدیقیہ قطب پور قرولی راجستھان

تفصیلات

نام کتاب: شکیل بن حنیف

مصنف: مفتی اسعد قاسم سنبھلی قاسمی

رابطہ نمبر: 8770566687
8267898744
9460751908

باہتمام: ظہیر الاسلام قاسمی، جے پوری،

پہلا ایڈیشن: جون ۲۰۱۰ء

دوسرا ایڈیشن: جنوری ۲۰۱۷ء

تصحیح و ترتیب: صادق گرافکس دیوبند
9319903128-9520903128

ناشر: جامعہ عربیہ صدیقیہ قطب پور، قرولی، راجستھان

ملنے کے پتے

☆ مکتبہ حنین کاٹھ دروازہ، مراد آباد
☆ دار المطالعہ فاروقیہ بڑوالی مسجد، بابو کا ٹیبہ، رام گنج، جے پور
☆ اصلاح مسجد ذاکر نگر، جامعہ نگر، اوکھلا، نئی دہلی ۲۵
☆ دیوبند کے اکثر کتب خانوں پر دستیاب ہے۔

عنقریب یہ کتاب ہندی میں بھی شائع ہوگی۔ ان شاء اللہ

فہرست

انتساب

برصغیر کے عظیم محدث محمد بن طاہر پٹنی کے نام ——— جنھوں نے دسویں صدی ہجری میں طوفان برپا کرنے والی مہدوی تحریک کا دیوانہ وار مقابلہ کیا اور اپنی پگڑی اتار کر قسم کھائی کہ اب ——— اس وقت تک عمامہ نہیں باندھوں گا جب تک اس فتنہ کا قلع قمع نہ کرلوں ——— تاریخ گواہ ہے کہ اس مردِ قلندر نے دین وشریعت کے تحفظ کی خاطر مہدویوں سے طویل معرکہ آرائی کے بعد بالآخر انہیں کے ہاتھوں جام شہادت نوش کیا ——— شیخ طاہر کے خون کا ہر قطرہ آج بھی امت کو مہدویت کے جھوٹے دعوے داروں سے لڑنے کا حوصلہ عطا کرتا ہے اور راقم بھی اپنی اس تحریر کو انھیں کی ایمانی غیرت اور مجاہدانہ جوش وخروش کا ثمرہ سمجھتا ہے۔

اسعد قاسم سنبھلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم
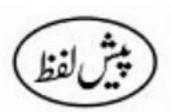
الحمد للہ و کفی و سلام علی عبادہ الذین اصطفی
و صلی اللہ علی النبی المجتبی، اما بعد!

راقم سطور کی تصنیف ''امام مہدی شخصیت وحقیقت'' چند سال قبل جب منظر عام پر آئی تو ہر سطح پر اس کی پذیرائی ہوئی، رسائل ومجلات نے عمدہ تبصرے لکھے، علماء نے قدر وتحسین کی نظر سے دیکھا، دینی حلقوں میں اسے خوب پڑھا گیا اور ایک معروف مصنف وادیب نے تو یہاں تک لکھ دیا کہ اسلامی کتب خانہ اس موضوع پر ایسی جامع ومکمل کتاب سے خالی ہے۔ یہ واقعہ ہے کہ ماضی کی تمام تر کتابیں احادیث کی تلاش اور سند کی تحقیق تک محدود تھیں؛ کیونکہ اسلامی خلافت کے جلو میں زندگی گذارنے والے مسلمان بڑی حد تک ان تمام تفصیلات سے آگاہ تھے؛ لیکن باطل طاقتوں کے غلبہ کی بنا پر آج امت کا علمی معیار بہت گھٹ چکا ہے، اس لئے مہدی کی حقیقت، غلط تصورات کی تردید، منکرین کے موقف کا جائزہ اور ان کی علامات کو دورِ حاضر پر منطبق کرکے ہم نے تفصیل سے روشنی ڈالی؛ تاکہ قارئین امام موصوف کی حقیقت اور کارناموں کو اچھی طرح سمجھ سکیں۔

کتاب الحمد للہ بہت مقبول ہوئی اور اس کے متعدد ایڈیشن نکل گئے؛ لیکن معلومات کی وسعت اور دنیا میں تیزی سے رونما ہونے والی تبدیلیوں کے پیش نظر راقم نے گذشتہ سال جب اس میں نظر ثانی کا ارادہ کیا، تو اچانک مہاراشٹر کے مخلص مسلمانوں کا خط موصول ہوا جس میں انھوں نے لکھا کہ شکیل نامی کوئی شخص دہلی میں بیٹھ کر اپنی مہدویت کا پرچار کر

رہا ہے اور لوگ روز بروز اس کے دام فریب میں پھنس رہے ہیں؛ یقیناً یہ ایک فتنہ کی تمہید تھی جس کا بروقت نوٹس لینا ضروری تھا، شکیل کی بابت پہلے بھی کچھ سن رکھا تھا؛ لیکن یہ شر اتنا سنگین ہوجائے گا اس کا قطعاً اندازہ نہ تھا، راقم ان کی درخواست پر تڑپ گیا اور دیگر مشاغل کو چھوڑ کر اس نے شکیل کا تعاقب شروع کر دیا، الحمدللہ مختصری کوشش کے بعد پورا ایک رسالہ تیار ہوگیا، جو یقیناً اس کے زہر کا تریاق ثابت ہوگا اور کوئی باشعور ان شاء اللہ پھر اس کے جھانسے میں نہ آسکے گا۔

امام مہدی کی احادیث میں بہت سی علامتیں منقول ہیں، ہم نے ان میں سے پندرہ کو منتخب کر کے شکیل کو ہر کسوٹی پر پرکھا ہے اور ان تمام تر تحریفات کا پردہ بھی چاک کیا ہے، جن کے ذریعہ وہ امت مسلمہ کی آنکھوں میں دھول جھونکنا چاہتا ہے، ہمارے تقابلی جائزے کو پڑھ کر قارئین خود محسوس کریں گے کہ اس پر مہدی کی کوئی ایک علامت بھی فٹ نہیں ہوتی اور وہ صرف دھاندلی کے زور پر اس منصب کو غصب کرنے پر تلا ہے؛ اس لئے اس کا دعویٰ سراسر جھوٹ اور فراڈ پر مبنی ہے، آخر میں یہ بھی وضاحت کرتے چلیں کہ ہم نے تجزیہ کے دوران شکیل کو کہیں بھی رواداری کا مستحق نہیں سمجھا اور ہر جگہ اس کا تذکرہ بلا رورعایت کیا، اگر یہ کوئی خوبی ہے تو اس کا سبب ایمانی غیرت وحمیت ہے؛ لیکن کچھ لوگ اگر اس اسلوب کو پسند نہیں کرتے تو یہ ایسا قصور ہے، جس پر مصنف کو کسی معذرت کی ضرورت نہیں، باری تعالی ہر مسلمان کو اس فتنے سے بچائے۔ آمین

والسلام

اسعد قاسم سنبھلی

۲۴ ربیع الاول ۱۴۳۱ھ

اشاعت دوم

حامداً ومصلیاً اما بعد! راقم کی مشہور کتاب **"امام مہدی شخصیت وحقیقت"** علمی حلقوں میں ایسی متعارف ومقبول ہوئی کہ اب جہاں بھی کوئی مہدویت کا علمبردار سر اٹھاتا ہے، بہی خواہان امت اس کا مقابلہ کرنے کے لیے راقم سے ضرور رابطہ کرتے ہیں؛ چنانچہ آج سے دس بارہ سال قبل ہمیں بعض حضرات نے شکیل کے بارے میں مفصل اطلاع دی تھی، جب کہ وہ دہلی میں مقیم تھا، اس وقت ہم نے کچھ بھی لکھنے سے قصداً اعراض برتا؛ کیوں کہ بسا اوقات غیر معروف لوگوں کا تعاقب ان کے وسیع تعارف کا ذریعہ بن جاتا ہے، اور وہ گمراہی کی دعوت پھر بڑے اعتماد اور قوت کے ساتھ دیتے ہیں، ہم کئی سال تک یہی سوچ کر خاموش رہے؛ لیکن جب مہاراشٹرا سے ایک غیرت مند مسلمان نے شکیل کی کتاب **"مہدی علیہ السلام کی آمد کی پیشین گوئیاں"** اور اس کے شیطانی مشن کی تفصیلات بھیجیں، تو پھر اعراض ممکن نہ رہا، اور اندیشہ ہوا کہ اسے بروقت اگر لگام نہ دی گئی، تو کہیں یہ مرزا غلام احمد قادیانی سے بڑا دجال نہ بن جائے؛ چناں چہ راقم نے اس کی کتاب کا پوسٹ مارٹم کر کے **"مہدیٔ کذاب شکیل بن حنیف"** کے نام سے رسالہ لکھا اور فوراً ہی نیٹ پر ڈال دیا؛ تا کہ قارئین مہدی اور مسیح کی علامات وتفصیلات کی روشنی میں شکیل کے جھوٹے دعوے کو سمجھ سکیں، اہل تعلق کی اطلاع کے مطابق اسے روزانہ دس ہزار لوگ سرچ کرتے ہیں اور کتاب کا مطالعہ کرنے والوں کی مجموعی تعداد اب لاکھوں تک پہنچ رہی ہے۔

اس تحریری یلغار کے بعد دو تین سال تک مکمل خاموشی رہی، تا آں کہ شکیل کو احساس ہوا کہ ہماری کتاب اس کی راہ کا ایک ایسا سنگ گراں بن گئی ہے، جسے ہٹائے بغیر مہدویت کا

کاروبارنہیں چل سکتا؛ چناں چہ اس نے مقابلہ کی ٹھانی اور گالیوں کے زور پر کچھ دن کس بل دکھاتا رہا؛ لیکن ہمارے پے در پے حملوں نے اسے سنبھلنے کا موقع نہ دیا، اور اس کی بکواس کی دھجیاں اڑا کر ہم نے ہر مرتبہ اسے مناظرے اور مباہلے کا چیلنج دیا، وہ بے چارہ مقابلہ تو کیا کرتا بس دانت کچکچائے ہمیں سفیانی کا لقب دیا، اور ہماری پانچویں قسط کے بعد ایسا خاموش ہوا گویا "صم بکم عمی" الخ، والی آیت اسی کے لیے اتری ہے، قارئین اس ویب سائٹ

http://shakeelbinhaneef.blogspot.in/2014/11/hazratjishakeelbinhaneefkikhanatalashi.htm

پر ہماری مندرجہ ذیل پانچوں کتابیں پڑھ سکتے ہیں۔

۱ مہدی کذاب — شکیل بن حنیف

۲ شکیل کے اعتراضات کا علمی محاسبہ

۳ مناظرے سے انکار کے بعد شکیل کو مباہلے کا چیلنج

۴ مناظرہ سے فرار کے بعد سر عام مباہلے سے انکار — شکیل کی تیسری شکست

۵ مناظرہ سے انکار، مباہلے سے فرار اور ذلت آمیز شکست کے بعد شکیل کی خانہ تلاشی

ایک طرف دو سال تک شکیل سے یہ نوک جھونک چلتی رہی، تو دوسری سمت راقم نے بھیونڈی، ممبئی، حیدرآباد، نظام آباد اور انگول وغیرہ کا سفر کر کے ان اجلاس و کانفرنسوں سے بھی خطاب کیا، جن کا انعقاد مشائخ وعلماء نے امت کو شکیل کے خطرات سے آگاہ کرنے کے لیے کیا تھا؛ بلکہ ممبئی کے اصحاب افتاء کی تنظیم "جماعۃ المفتین" نے تو احقر کی حمایت میں ایک تائیدی بیان بھی جاری کیا، جسے قارئین کتاب کے شروع میں پڑھ سکتے ہیں؛ لیکن اس وقت فتنہ محدود اور معمولی تھا اور اب وہ ایک بہت بڑا خطرہ بن چکا ہے، روزانہ ایسی ہوش ربا خبریں آرہی ہیں جنھوں نے امت کے بہی خواہوں کی نیندیں اڑادی ہیں، لگتا ہے شکیل کا نیٹ ورک پورے ملک نہیں؛ بلکہ بیرون ملک تک پھیل گیا ہے اور غلام احمد قادیانی کی طرح لوگ یکے بعد دیگرے اس کے پھندے میں پھنستے چلے جارہے ہیں۔

دارالعلوم دیوبند، ندوۃ العلما لکھنو اور دیگر مرکزی اداروں کے علاوہ امارت شرعیہ کو خصوصاً یہ محاذ سنبھالنا چاہئے؛ کیوں کہ شکیل کا تعلق صوبہ بہار سے ہے اور زیادہ تر اس کا نشانہ بھی بہار ہی کے وہ لائق نوجوان ہیں، جو ہندوستان کی مختلف یونیورسٹیوں میں جدید تعلیم حاصل کر رہے ہیں، ہم سمجھتے ہیں کہ پھلواری شریف سے اٹھنے والی آواز شکیل اور اس کے ٹولے کیلئے صور اسرافیل ثابت ہوگی اور وہ بہت جلد زمانہ کی سلوٹوں میں گم ہو جائے گا۔

اس سلسلہ میں راقم ہر تعاون کے لیے تیار ہے، اگر ملک میں کہیں بھی مناظرہ کی نوبت آتی ہے تو ہر تنظیم و ادارے کو فریق کی حیثیت سے اس کا نام دینے کی عمومی اجازت ہے، دعویٰ تو نہیں ہاں تحدیث نعمت کے طور پر عرض ہے کہ راقم کا نام سن کر ہی ان شاء اللہ یہ ٹولہ بھاگ کھڑا ہوگا اور کبھی مقابلہ نہ کرے گا؛ کیوں کہ ہماری قلمی معرکہ آرائیوں سے شکیل اتنا ہی خوف زدہ ہو گیا ہے؛ لیکن افسوس کہ اس کے خلاف لکھی جانے والی کتابوں میں لوگ مواد تو ہماری تحریروں سے پورا پورا لے رہے ہیں؛ لیکن وہ نہ تو ہمارا حوالہ دینے کو تیار ہیں اور نہ ہی ہماری فاتحانہ معرکہ آرائیوں کا تذکرہ کرتے ہیں، یہ خود غرضانہ طرز عمل ہے، جو اکابر کی روش سے قطعاً میل نہیں کھاتا، ہم دعا کرتے ہیں کہ مولیٰ انھیں دیانت وامانت سے نوازے اور اس ٹوٹی پھوٹی خدمت کو قبول کر کے اسے راقم، اس کے والدین اور تمام اعزہ و متعلقین کی نجات و مغفرت کا ذریعہ بنا دے، اور جلد از جلد فتنہ کو بیخ و بن سے اکھاڑ دے۔ آمین

اخیر میں یہ وضاحت ضروری ہے کہ ہمارا یہ مضمون حضرت مولانا عبدالقوی صاحب مدظلہ العالی کے رسالہ ''احسن الجرائد'' حیدرآباد میں شائع ہو چکا ہے۔

والسلام

اسعد قاسم سنبھلی

جامعہ شاہ ولی اللہ مرادآباد

۵ رصفر المظفر ۱۴۳۸ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقریظ

حضرت مولانا مظاہر الحق صاحب مدنی

خلیفہ ومجاز محی السنۃ حضرت مولانا ابرار الحق صاحب ہردوئی رحمۃ اللہ علیہ

الحمد لو لیہ، والصلاۃ علی نبیہ۔

مسئلہ مہدی اسلامی تاریخ کا ایسا انقلابی موضوع ہے، جس کی ایک طرف علماء نے ہر دور میں مدلل تشریح وتوضیح کی تو دوسری سمت بعض طالع آزماؤں نے اس کا استحصال بھی کیا اور مہدویت کے دعوے کرکے وہ گاہ بگاہ امت کو نت نئی آزمائش میں مبتلا کرتے رہے، ہم عرب سے عجم تک بآسانی ان کی فتنہ انگیزیوں کا مطالعہ کر سکتے ہیں، دور حاضر میں رونما ہونے والا فتنہ ''شکیل بن حنیف'' بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے، اس نے دس سال قبل سب سے پہلے دہلی میں مہدویت کا دعوی کیا اور یہاں سے مایوس ہونے کے بعد ملک کی دوسری ریاستوں میں تبلیغ شروع کردی نتیجۃً مہاراشٹر، آندھرا پردیش اور کرناٹک میں اب اسے ماننے والوں کی تعداد سیکڑوں سے متجاوز ہے، اس نے اپنے دعوے کو ثابت کرنے کے لیے ایک کتاب بھی لکھی ہے اور حدیثوں کے معانی میں ایسی بدترین تحریف کی ہے کہ الاماں، الحفیظ!! اسے پڑھ کر تو اچھے اچھے لوگ بھی چکمہ کھا سکتے ہیں۔

یقیناً یہ ایسا فتنہ ہے، جس کا تعاقب امت کے تمام علماء کی ذمہ داری ہے، ہمیں خوشی ہے کہ اللہ نے اس پر سب سے پہلا وار کرنے کیلئے ہمارے مخلص دوست حضرت مولانا مفتی اسعد قاسم سنبھلی کو منتخب فرمایا، جو اس موضوع پر خصوصی درک رکھتے ہیں اور ان کی کتاب ''امام مہدی شخصیت وحقیقت'' تو امام مہدی کے موضوع پر ایسی مدلل وجامع تصنیف ہے، جس کی مثال گذشتہ صدیوں میں بھی ملنا مشکل ہے، مصنف دار العلوم دیوبند کے نہایت ممتاز فاضل ہیں، زمانۂ طالب علمی میں وہ طلبہ کے درمیان ایک منجھے ہوئے قلمکار کی حیثیت سے مشہور تھے

اور مضمون نگاری کے مقابلوں میں ہمیشہ اول آتے تھے، رسمی فراغت کے بعد انھوں نے عربی ادب کے ستون حضرت مولانا وحید الزماں کیرانویؒ، فقیہ الامت حضرت مولانا قاضی مجاہد الاسلام قاسمیؒ اور عظیم مفسر حضرت مولانا محمد عارف صاحب سنبھلی ندویؒ سے خصوصی استفادہ کیا، جس کی بدولت اللہ نے انھیں تفسیر وتاریخ، فقہ وفتاوی اور عربی زبان وادب میں دقت ورسوخ سے نوازا، وہ اردو زبان بھی بہت شستہ لکھتے ہیں اور ان کا بہار آفریں قلم ابتک متعدد تصانیف کو وجود بخش چکا ہے، جنہوں نے اہل علم سے خوب داد تحسین وصول کی، انھوں نے سلوک کی تعلیم عظیم مربی محی السنہ حضرت مولانا ابرار الحق صاحب ہردوئی نور اللہ مرقدہٗ سے حاصل کی اور حضرت کے آخری بیرونی سفر بنگلہ دیش میں علمائ، طلبہ اور عوام کے درمیان ترجمانی کے فرائض انجام دیے، اب وہ حضرت ہی کے جانشین عارف باللہ حضرت حکیم کلیم اللہ صاحب دامت برکاتہم کے دامن سے وابستہ اور انھیں کے اجل خلفاء میں شامل ہیں۔

مفتی صاحب نے اپنے اس مختصر رسالہ میں بہت آسان زبان استعمال کی ہے، انہوں نے پہلے شکیل کے مفصل حالات درج کیے، اس کی کتاب کا تحقیقی جائزہ لیا اور پھر امام مہدی سے متعلق پندرہ علامات کی وضاحت کرکے شکیل کا تقابل کیا — صاف محسوس ہوتا ہے کہ اس کا دعویٰ از اول تا آخر جھوٹا ہے اور اس نے محض اپنی دکان سجانے کیلئے یہ ناروا حرکت کی ہے۔

موصوف نے یہ رسالہ لکھ کر نہ صرف امت پر احسان کیا؛ بلکہ شکیل کے آگے بھی ایسی مضبوط دیوار کھڑی کردی، جسے پھلانگنے کی اس میں سکت نہیں اور وہ آج نہیں تو کل ضرور اسی سے سر پھوڑ کر نیم جاں ہوجائے گا، یہ پندرہ علامات دراصل ایسی کسوٹی ہیں، جو ہر کذاب پر بجلی بن کر گریں گی اور آئندہ آنے والا ہر مدعی یہاں پہنچ کر ڈھیر ہوجائے گا، باری تعالیٰ اس تاریخی دستاویز کو قبول فرماکر اسے ایسا تریاق بنادے، جو اس فتنے کی مسموم وباء کا بالکلیہ خاتمہ کردے اور ہر مسلمان اس کے شرور وفتن سے ہمیشہ کیلئے محفوظ ہوجائے۔ آمین یارب العالمین۔

والسلام

مظاہر الحق مدنی عفی عنہ

ناظم دار العلوم محمدیہ، اتراکھنڈ، ۱/۵/ ۱۴۳۱ھ

مفتیان ممبئی کا تائیدی بیان

اسلامی خلافت کے سقوط اور اقوام متحدہ کے قیام کے بعد باطل طاقتوں نے مسلمانوں کا عرصۂ حیات تنگ کر کے دنیا میں فتنہ وفساد کے بے شمار محاذ کھول دیے اور ان لوگوں کا عالمی سطح پر تعارف کرایا، جو ملت کی صفوں کو درہم برہم کر کے بدعقیدگی پھیلانا چاہتے ہیں، مرزا غلام احمد قادیانی، عنایت اللہ مشرقی، پرویز احمد چکڑالوی، سلمان رشدی اور تسلیمہ نسرین وغیرہ اسی کی مثالیں ہیں ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ہمارے زمانہ کا مشہور کذاب شکیل بن حنیف دربھنگوی بھی اسی باطل سلسلہ کی ناپاک کڑی ہے۔ دہلی میں قیام کے دوران اس کے دماغ میں مہدی بننے کا سودا سمایا اور اس نے لکشمی نگر میں جھوٹا دعویٰ کر کے وہاں کی فضا کو اچھا خاصا خراب کر دیا ہے؛ لیکن جب اس کی شدید مزاحمت ہوئی تو دارالحکومت کے باسیوں سے مایوس ہو کر وہ مہاراشٹر چلا آیا اور اورنگ آباد کی نواحی بستی پڈے گاؤں کو اپنے خودساختہ دھرم کی تبلیغ کا مرکز بنا کر مسلمانوں کو گمراہ کرنا شروع کر دیا۔ کچھ سال قبل اس نے مہدی کے موضوع پر کوئی کتاب بھی لکھی تھی، جس میں احادیث وروایات کی من مانی تشریح کر کے اس عظیم منصب کو غصب کرنے کی پوری کوشش کی؛ لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنی سنت کے مطابق اس کا سر کچلنے کے لئے حضرت مولانا مفتی اسعد قاسم سنبھلی کو کھڑا کر دیا، جو علوم القرآن، تاریخ اسلام اور عربی زبان وادب کے تعلق سے ہندوستان کے ایک مشہور عالم ہیں، اللہ نے انھیں لکھنے کا سلیقہ دیا ہے اور ان کے قلم سے متعدد وقیع کتابیں نکل چکی ہیں، جن میں سرفہرست ''امام مہدی ۔۔۔۔۔۔۔ شخصیت وحقیقت'' ہے۔ موصوف نے بروقت شکیل کا تعاقب کیا اور ''مہدی کذاب شکیل بن حنیف'' نامی کتاب کی تالیف کر کے آناً فاناً جھوٹے

مدعی کا شیش محل چکنا چور کر دیا، نتیجۃً وہ شکست خوردہ ہو کر کئی ماہ سے گالیوں کی تو مسلسل گردان کر رہا ہے؛ لیکن مفتی صاحب موصوف کے سوالات کا جواب دینے کی ہمت نہیں کرتا۔

زیر نظر رسالہ شکیل کے خلاف لکھی جانے والی ان کی تحریروں کی چوتھی قسط ہے، جس میں مفتی صاحب نے شکیل کی بیہودہ بکواس کا جواب دے کر ایسے معقول اور وزنی سوالات قائم کئے ہیں، جن کا جواب شکیل اور اس کے چیلے قیامت تک نہیں دے سکتے، اسی کے ساتھ حضرت مفتی صاحب عملی طور پر بھی شکیل کے خلاف سرگرم ہو چکے ہیں، ۲ر فروری ۲۰۱۴ء کو ان کا بھیونڈی میں مفصل خطاب ہوا اور ۱۳ر اپریل ۲۰۱۴ء کو ممبئی کے نامور اصحاب افتاء کی تنظیم "جماعت المفتین" نے انھیں جامع مسجد کھار ممبئی آنے کی دعوت دی اور شکیل کے رد میں مفتی صاحب کے دو خطاب ہوئے، اس کے علاوہ ملک کی دیگر ریاستوں سے بھی اسی طرح کے مطالبات جاری ہیں؛ تاکہ مسئلۂ مہدی کو منقح کر کے عام مسلمانوں کو اس کے فتنے سے بچایا جا سکے، جماعت المفتین ممبئی کے استفسار پر کیوں کہ دار العلوم دیو بند، مظاہر علوم سہارنپور اور جامعہ اسلامیہ تعلیم الدین ڈابھیل نے شکیل اور اس کے تمام ہمنواؤں کو کافر و مرتد قرار دیا ہے؛ اس لئے ہم تمام علمائ، فضلا اور بہی خواہانِ امت سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ مفتی صاحب کے ساتھ اس عظیم معرکے میں حصہ لیں اور شکیل کا اس وقت تک تعاقب کرتے رہیں، جب تک کہ اس کا فتنہ بے دست و پا ہو کر دم نہ توڑ دے۔

یہ دور حاضر کا بدترین فتنہ ہے اور اب اس کا اصل نشانہ ہمارا ہی صوبہ ہے؛ اس لئے اہل مہاراشٹر کو خصوصی طور پر بیدار ہونے کی ضرورت ہے؛ ورنہ ذرا سی تاخیر سے صورتحال بہت بھیانک ہو سکتی ہے، ہم شکیل کا کلمہ پڑھنے والے سادہ لوحوں سے اپیل کرتے ہیں کہ از راہِ کرم وہ اپنی عقل کا صحیح استعمال کریں اور مفتی صاحب کی اس تحریر کی روشنی میں شکیل کی گمراہیوں سے واقف ہو کر فوراً اللہ کے حضور توبہ کریں، یہ گمراہی کا سوداگر ہے، تمہاری آخرت برباد کر کے ہی دم لے گا، اسی کے ساتھ ہم آخر میں شکیل کو چیلنج

کرتے ہیں کہ اگر ہمت ہے تو وہ مناظرے یا مباہلے کے لیے اپنے ہم نواؤں کو لے کر میدان میں آئے، ہم سب مفتی اسعد قاسم سنبھلی مدظلہ کی معیت میں اس سے ہر میدان میں مقابلہ کرنے کو تیار ہیں۔

والسلام

مفتی محمد یوسف صاحب	(خطیب جامع مسجد کھار)
مفتی محمد جنید / مفتی محمد طاہر	(دارالافتاء والارشاد گورے گاؤں)
مفتی عبدالرشید/ مفتی محمد آصف	(دارالافتاء والارشاد اندھیری)
مفتی لطیف الرحمن صاحب	(دارالافتاء والارشاد کاپڑیا نگر کرلا)
مفتی محمد بلال صاحب	(دارالافتاء والارشاد باندرا)
مفتی محمد حارث صاحب	(دارالافتاء والارشاد جوگیشوری)
مفتی محمد شعیب صاحب	(دارالافتاء والارشاد پٹھان واڑی ملاڈ)
مفتی عبدالاحد صاحب	(دارالافتاء والارشاد پتھر والی مسجد)
مفتی محمد حذیفہ صاحب	(مکتبہ ابن کثیر بمبئی)

تاریخ دعوائے مہدویت

امام مہدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشین گوئیوں کا ایک زندہ عنوان ہیں، وہ عہد آخر میں ایک زبردست کراماتی شخصیت لے کر ظاہر ہوں گے اور باطل نظام کو درہم برہم کر کے ایسی عظیم اسلامی سلطنت قائم کریں گے، جو پورے کرۂ ارض پر مشتمل ہوگی اور اس کی برکت وفتوحات امت کو خلافت راشدہ کی یاد دلائیں گی، اسی عظمت وتاثیر کی بنا پر ان کا اگر مسلمانوں نے بڑی شدت سے انتظار کیا، تو دوسری سمت بعض ناخدا ترسوں نے اس مقدس تصور کی آڑ میں اقتدار کے حصول کی بھی کوشش کی اور تاریخ کے ہر موڑ پر وہ جھوٹے دعوے کر کے مہدی بننے کی کوشش کرتے رہے، قادیانیت ہو یا مہدویت، بہائیت ہو یا تحریک دین دار، ہر فرقے کی بنیاد مہدویت کے دعوے ہی سے پڑی اور پھر وہ گمراہی کی دلدل میں پھنس کر ایک مستقل مذہب بن گیا۔

آٹھویں صدی ہجری تک یہ دعوے زیادہ تر عرب ملکوں میں ہوئے؛ لیکن پھر ان کا سلسلہ برصغیر میں شروع ہوگیا اور نویں صدی ہجری کے وسط میں یہاں سب سے پہلے سید محمد جونپوری ''أنا المهدي'' کا علم لے کر اٹھا، اسے قدرت نے پُر اثر شخصیت اور ساحرانہ خطابت سے نوازا تھا؛ اس لیے ظاہری تاثیر وروحانیت سے متاثر ہوکر بہت سارے مسلمان اپنی آخرت برباد کر بیٹھے؛ لیکن جونپوری کیوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان کردہ علامات سے یکسر خالی تھا؛ اس لیے باشعور طبقہ اس سے متاثر نہ ہوسکا اور وہ بس ایک فتنہ کو جنم دے کر ۹۱۰ھ ہجری میں دنیا سے چل بسا۔

محمد جونپوری کے بعد ہندوستان میں مہدویت کا دعویٰ کرنے والا دوسرا شخص مرزا غلام احمد قادیانی تھا، اس نے شروع میں مہدی ہونے کا دعویٰ کیا، پھر آگے بڑھ کر وہ مسیح موعود بن

گیااوراس کے بعد پھراتنی کثرت سے دعوے کئے کہ تاریخ میں شاید ہی کسی نے اتنے جھوٹ بولے ہوں، اپنے پیش رو کی طرح قادیانی بھی مذکورہ علامات سے خالی تھا؛ اس لیے وہ زیادہ دھوکہ تو نہ دے سکا؛ لیکن ایسا فرقہ بنانے میں ضرور کامیاب ہوگیا جسے یہود ونصاریٰ نے پروان چڑھایااور اب وہ ایک اژدھا بن کر مسلسل امت کوڈس رہاہے۔

مرزا قادیانی کے بعد کئی دہائیوں تک پھر کسی نے ایسی حماقت نہیں کی؛ لیکن بیسویں صدی کے آخری دہے میں جب عراق لہولہان ہوا، تو طالع آزماؤں نے فوراً مہدویت کے علم بلند کردیے اور اپنی بیعت وخلافت کی دعوت دینے لگے، اللہ کا فضل کہ مسلمانوں نے ان کی طرف دیکھنا بھی گوارہ نہ کیا؛ یہاں تک کہ نائن الیون کا بھیانک حادثہ پیش آگیااور امریکہ نے مسلم ملکوں پر بموں کی ایسی بارش شروع کردی کہ امت کے لئے اپنادفاع بھی مشکل ہوگیا نتیجۃً پھر سب کو بڑی تیزی سے مہدی کی یادآئی اوراس موضوع پر گفتگو کااک سلسلہ چل نکلا۔

ظاہر ہے یہ مقدس دعوے کا بہترین وقت تھا، جس میں مجروح جذبات کواپیل کرکے مسلم عوام کو بآسانی دھوکہ دیا جاسکتا تھا؛ چناں چہ موقع پرستوں نے کوئی غلطی نہ کی اور مہدویت کا روپ بھر کر وہ ہر سمت طوفان اٹھانے لگے، آج ہند وپاک میں پائے جانے والے نقلی مہدی ۵۰ / سے زائد ہیں؛ لیکن اہل سنت کی بہ نسبت شیعوں میں یہ تعداد بہت زیادہ ہے اور وہاں ہر روز مہدویت کے دعوے ہوتے ہیں؛ چناں چہ جولوگ جھوٹے دعووں کی بنا پر ایران کی جیل میں بند ہیں، ان کی تعداد ۳۵۰۰ سے کم نہیں؛ الغرض انھیں ناخدا ترسوں میں ایک شخص ''شکیل بن حنیف'' ہے، جو دہلی میں بیٹھ کر کئی سال سے اپنی بعثت کا اعلان کررہاہے۔

شکیل کا تعارف:

شکیل کا وطن عثمان پور ضلع دربھنگہ بہار ہے، اس نے نہایت غریب وپسماندہ گھرانے میں آنکھ کھولی، شروع ہی سے وہ اقتصادی مسائل کا شکار رہااور کچھ انگریزی تعلیم حاصل کرنے

کے بعد معاشی جدوجہد کرنے کے لئے دہلی چلا آیا، پہلے نبی کریم میں ہارڈ ویر کی دکان کی اور پھر تبلیغی جماعت سے وابستہ ہوگیا، کئی سال کے بعد جب کچھ مالی پوزیشن مستحکم ہوئی، تو اس نے از خود یا کسی ماورائی طاقت کے اشارے پر لوگوں کی خفیہ ذہن سازی شروع کردی، کچھ عرصہ تو معاملہ چھپا رہا؛ لیکن شدہ شدہ یہ خبر دعوت کے ساتھیوں کو لگی، اور ایک دن راز پوری طرح فاش ہوگیا، وہاں کے مسلمان غیرت مند تھے، انھوں نہ صرف اس کی سخت باز پرس کی؛ بلکہ اسے اپنے علاقے ہی سے نکال دیا، وہ لکشمی نگر چلا آیا، یہاں مجیب الرحمن عرف چھوٹو نے اس کی غربت پر رحم کھا کر اپنے مکان میں جگہ دے دی اور وہ ذریعۂ معاش کے طور پر ان کے بچوں کو ٹیوشن پڑھانے لگا، دہلی میں قیام کے دوران اس نے بڑی کسمپرسی میں وقت گذارا؛ حتیٰ کہ وہ ٹی بی کا مریض ہوگیا اور ترلوک پوری کے اسپتال میں جب اس کا علاج ہوا تو تمام خرچ چندہ کر کے ادا کیا گیا، مقامی ساتھی اس کے گواہ ہیں۔

نبی کریم کی طرح اس نے لکشمی نگر میں بھی یہی کھیل کھیلا، پہلے ایک منار والی مسجد کے دعوتی حلقے سے جڑ گیا، پھر لوگوں کی ہمدردی حاصل کرنے کے لئے خوب غربت وافلاس کا مظاہرہ کیا، اب اس کی رہائش الطاف حسین مرحوم کے یہاں تھی، اسی دوران اس کے والد حنیف صاحب کا اچانک بہار سے آنا ہوا، تو بھائی شہود کی اطلاع کے مطابق شکیل نے نہ صرف یہ کہ ان کی کوئی خدمت نہ کی؛ بلکہ غصہ میں بھر کر انہیں گالیاں دیں، رسوا کیا، اور اپنے گھر سے نکال دیا، وہ بیچارے رنج وغم سے چور وطن واپس ہوگئے، شکیل کی موجودہ حالت ہمارے نزدیک اسی بدسلوکی کا نتیجہ ہے؛ کیوں کہ والدین کی بددعائیں انسان کو عموماً دین وایمان سے محروم کردیتی ہیں، شہود صاحب کی معلومات یہی ہیں، اس کے والد کا موقف کیا رہا اور وہ اب زندہ بھی ہیں یا نہیں؟ ہمیں علم نہیں۔

الغرض! معاشی استحکام اور تعلقات کی وسعت کے بعد شکیل کو جب کچھ مضبوطی کا احساس ہوا تو اس نے پھر خاموشی کے ساتھ لوگوں کی تشکیل شروع کردی، اور روحانی مجلسوں کا انعقاد کر کے وہ باضابطہ مہدویت کی بیعت کرنے لگا، مقامی ساتھیوں کو اس کا علم ہوا تو وہ لرز

گئے اور فوراً ہی انہوں نے رمیش پارک کی بڑی مسجد میں علماء وائمہ کو جمع کیا، عوام نے بھی اس میں بڑی تعداد میں شرکت کی اور سب نے مل کر شکیل سے اس کی مہدویت کا ثبوت مانگا، وہ آئیں بائیں شائیں کرنے لگا، آدھی رات تک بھی جب کوئی نتیجہ نہ نکلا، تو حاضرین کے صبر کا پیمانہ لبریز ہوگیا اور انہوں نے مسجد ہی میں اس کی جم کر پٹائی کی، بالآخر اس نے دماغ ماؤف ہونے کا عذر کر کے سب سے معافی مانگی اور تحریری طور پر یہ اقرار کیا کہ میرا دعویٰ غلط ہے اور آئندہ میں ایسی شیطانی حرکت نہیں کروں گا۔

مجلس کے اختتام پر ذمہ داران نے شکیل کو دہلی بدر کرنے کا فیصلہ کیا اور چند نوجوانوں کے ساتھ اسے ریلوے اسٹیشن روانہ کردیا؛ تاکہ دربھنگہ جانے والی کسی بھی ٹرین پر سوار کر کے دہلی کو ہمیشہ کے لئے اس نجاست سے پاک کردیا جائے؛ لیکن افسوس ٹرین بہت زیادہ لیٹ تھی، لوگ زیادہ انتظار نہ کر سکے اور اسے پلیٹ فارم ہی پر چھوڑ کر واپس آگئے، اب وہ آزاد تھا، دہلی کیوں چھوڑتا، اس نے فوراً واپسی کا فیصلہ کیا، اور لکشمی نگر ہی کی دوسری سائڈ میں رہائش اختیار کرلی، جہاں اہل کفر کا غلبہ ہے؛ لیکن مسلمانوں کا ردِ عمل جاری رہا، ایک مرتبہ مدنی مسجد میں بھی ہم نواؤں سمیت اس کی پٹائی ہوئی، استرے سے سر بھی مونڈھا گیا، وہ پھر بھی اپنی حرکتوں سے باز نہ آیا اور سرکاری تحفظ حاصل کر کے اس نے مذکورہ مسلمانوں کے خلاف ایف، آئی، آر، درج کرادی، جس کی بنا پر ان غریبوں کو بڑی مشقتوں کا سامنا کرنا پڑا؛ لیکن الحمدللہ وہ بالکل خوف زدہ نہ ہوئے، انہوں نے اس موضوع پر بڑی مسجد ہی میں ایک عظیم الشان جلسہ منعقد کیا، جس میں مسئلۂ مہدی پر علماء نے بھر پور روشنی ڈالی اور احادیث کی رُو سے شکیل کے دعوے کی تردید کی، مفتی عبدالرحمن صاحبؒ مدرسہ امینیہ دہلی اور مفتی مکرم صاحب مسجد فتح پوری نے اس پر گمراہی کا فتویٰ دیا، جس کے نتیجہ میں عوام الحمدللہ بالکل مطمئن ہوگئی اور ان کے ذہنوں میں پھر کوئی خلجان نہ رہا، مرکز نظام الدین کی مؤقر شخصیت جناب ڈاکٹر نادر علی صاحب دامت برکاتہم نے مسلسل ساتھیوں کی رہنمائی کی اور ہر مرحلے میں ان کے مشورے بھی شامل حال رہے۔

شکیل آج بھی لکشمی نگر میں موجود ہے، پہلی بیوی کو طلاق دے چکا ہے، جس کے نتیجہ میں سسرال والے اس کی جان کے دشمن ہیں؛ جب کہ دوسری بیوی ڈی ڈی اے میں ملازم ہے،

اور تازہ اطلاع کے مطابق اس نے تیسری شادی حسیب نامی کسی مرید کی لڑکی سے کی ہے، وہ عموماً گھر کے اندر ہی رہتا ہے، نہ کسی سے ملتا ہے اور نہ ہی باہر نکلتا ہے، دہلی کے مسلمانوں سے مایوس ہوکر اس نے اپنی تمام تر توجہ مہاراشٹر، آندھرا پردیش اور کرناٹک پر مرکوز کر رکھی ہے۔

ان ریاستوں میں غربت وجہالت کی بنا پر کچھ لوگ اس کے ہم نوا ہیں، شکیل کے مسلسل دورے ہوتے ہیں، اور جمال وعمران اور ساجد وشہوار بڑی پلاننگ کے ساتھ اس کے مشن کو چلا رہے ہیں، بعض حضرات نے بتلایا کہ اب یہ لوگ دہلی چھوڑ کر اورنگ آباد میں بود وباش اختیار کر چکے ہیں، اور وہاں کی نواحی بستی پڑے گاؤں میں ایک بڑی آراضی پر اپنے ہم نواؤں کی ایک مستقل بستی بسائی ہے، اگر کوئی جاہل شکیل کو مسیح ومہدی مان کر ہجرت کرلے تو یہاں رہائشی پلاٹ کے ساتھ اسے بجلی وپانی بھی مفت ملتا ہے؛ اس لئے فقیر برادری کے بعض پسماندہ لوگ یہاں آکر آباد ہو چکے ہیں، مقامی مسلمان شکیل اور اس کے چیلوں کو قادیانی سمجھتے ہیں اور اس کے ساتھ ان کی جھڑپ بھی ہو چکی ہے؛ لیکن پولس شکیل ہی کا ساتھ دیتی ہے۔

آخیر میں ہم قارئین کو یہ بھی بتاتے چلیں کہ ان فتنہ انگیزیوں کی بنا پر خود شکیل کا خاندان اتنا برہم ہے کہ اگر غلطی سے وہ کبھی اپنے گھر چلا گیا تو شاید زندہ بھی نہ بچ سکے گا، اس لئے شکیل خاندان ووطن سے اپنا ناطہ بالکل توڑ چکا ہے، ہم نے یہ تمام معلومات شکیل کے قدیم ساتھیوں سے حاصل کی تھیں، مکاتبت کے دوران اس نے بہت سی باتوں کا انکار کیا، تو ہم نے چیلنج دیا کہ اگر یہ معلومات درست نہیں تو شکیل لکشمی نگر آکر قدیم رفقاء سے بحث کرے؛ لیکن بار بار کی یاددہانی کے باوجود وہ اس کی ہمت نہ کر سکا اور بس گھر بیٹھ کر ہی انکار کرتا رہا، فریق مخالف سے ڈرنا ہی اس کے جھوٹے ہونے کی دلیل ہے۔

گمراہ کن کتاب اور اس کا مختصر جائزہ:

چند سال قبل دہلی کے بعض علماء نے ہمیں اس فتنے کی طرف توجہ دلا کر اس کے فوری

تعاقب کا مشورہ دیا تھا؛ لیکن مصنف نے عمداً کچھ بھی لکھنے سے گریز کیا، کیوں کہ ایسے گمنام لوگوں پر خامہ فرسائی بسا اوقات انھیں تعارف وشہرت کی بلندیوں تک پہنچا دیتی ہے، جس سے فائدہ کم نقصان زیادہ ہوتا ہے؛ لیکن مہاراشٹر کے غیرت مند مسلمانوں کے خط کے بعد اب چشم پوشی مناسب نہیں اور ایسی مختصر تحریر کی شدید ضرورت محسوس ہوتی ہے، جو تمام غلط فہمیوں کا پردہ چاک کر کے شکیل کی حقیقت اور اس کے فراڈ کو پوری طرح آشکارا کر دے؛ چناں چہ ہم سب سے پہلے اس کے کتابچہ پر نظر ڈالتے ہیں، جو کئی سال قبل منظر عام پر آیا ہے، ۸۸ /صفحات پر مشتمل اس رسالے کا عنوان ہے: ''مہدی علیہ السلام کی آمد کی پیشین گوئیاں'' شکیل نے اس میں اپنے دعوے کو ثابت کرنے کے لیے ایسی عیارانہ گفتگو کی ہے، جو اہل علم کے لیے خواہ مضر نہ ہو؛ لیکن سادہ لوح مسلمان تو اسے پڑھ کر ضرور چکمہ کھا جائیں گے؛ اس لیے قارئین کو ہم اس کا سرسری مطالعہ کرانا چاہتے ہیں، پھر امام مہدی کی علامات کی روشنی میں شکیل کا پوسٹ مارٹم کیا جائے گا۔

مضامین کی چوری:

نبوت وولایت کا دعویٰ کرنے والوں کی بابت تاریخ بتاتی ہے کہ وہ دلائل گھڑنے میں اتنے جری و بے باک ہوتے ہیں کہ نہ صرف کھلی خیانت کرتے ہیں؛ بلکہ آیات واحادیث کو جان بوجھ کر ایسے غلط معنی پہناتے ہیں کہ دل دہل جاتا ہے اور ڈر لگتا ہے کہ دین سے اس کھلواڑ کی پاداش میں کہیں سب پر اللہ کا عذاب نہ آ جائے، شکیل بھی کیوں کہ اسی مکار ٹولے کا فرد ہے؛ اس لیے ہاتھ کی صفائی میں وہ کیوں دوسروں سے پیچھے رہتا؛ چناں چہ ہم نے جب اس کی کتاب پڑھنا شروع کی، تو معلوم ہوا کہ وہ غلام احمد قادیانی کا سچا جانشین ہے، وہی شاطرانہ ادائیں، وہی عیاری ومکاری، وہی جھوٹ وافترائی، وہی کذب بیانی، الغرض! ہر باب میں وہ اس کے نقش قدم پر چلتا نظر آیا، اس نے ۸۸ / حدیثوں میں سے ۹۰٪ حدیثیں راقم الحروف کی کتاب ''**امام مہدی شخصیت وحقیقت**'' سے نقل کی ہیں اور ترجمہ تک تقریباً وہی ہے؛ لیکن خیانت دیکھئے کہ کہیں ہمارا حوالہ نہیں دیتا، اور ظالم اس طرح قلم چلاتا

ہے، گویا خود مطالعہ کر کے اس نے یہ حدیثیں دریافت کی ہوں، شروع میں تو ہم نے صرف اندازہ ہی لگایا تھا؛ لیکن بعد میں اس کے ہاتھ پر بیعت کرنے والے ایک صاحب نے (جواب توبہ کر چکے ہیں) براہِ راست ہمیں اطلاع دی کہ انہوں نے خود ہماری کتاب اس کی میز پر دیکھی ہے، اور وہ مہدی کی احادیث عموماً اسی سے کوڈ کر کے اپنے نام سے شائع کرتا ہے، کسی مصنف کی کتاب سے سب کچھ لے کر بھی اس کا حوالہ نہ دینا، علمی سرقہ ہے، جس کا ارتکاب شکیل جیسے بے شرم لوگ ہی کر سکتے ہیں۔

مطلق العنانیت:

اہل تصنیف قرآن وسنت کے دلائل کے بعد شہادت کے طور پر عموماً اکابر علماء کے حوالے بھی پیش کرتے ہیں؛ تاکہ ان کا موقف معقول نظر آئے اور قارئین کو پھر اس کی صداقت میں کوئی شبہ نہ ہو؛ حتیٰ کہ باطل فرقوں نے بھی اسی علمی طرز کو اپنا کر غلط سلط دلائل کے ذریعہ امت کو گمراہ کرنے کی کوشش کی ہے، گو وہ اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہو سکے؛ لیکن شکیل دین وشریعت میں خود کو مطلق العنان سمجھتا ہے؛ اس لیے چھیالیس احادیث نقل کرنے کے باوجود اس نے امت کے کسی ایک شارح یا عالم کا نام تک لینا گوارہ نہیں کیا، اور ہر جگہ ایسی حاکمانہ گفتگو کی ہے گویا اللہ ورسول کے بعد وہی بس سب سے بڑی اتھارٹی ہے، قارئین اندازہ لگائیں کہ شکیل کس درجہ گھمنڈی اور متکبر ہے اور شیطان اس پر کس طرح حاوی ہو چکا ہے۔

چودہ صدیوں کے علماء کی توہین:

مہدویت کا روپ بھرنے والے علماء کی بصیرت وخدمات کا کلیۃً انکار کرتے ہیں؛ تاکہ ان کی عبارتوں کو پیش کر کے ان ناخدا ترسوں کے دعوے کا رد نہ کیا جا سکے؛ چناں چہ شکیل بھی اپنی کتاب میں اسی ڈگر پہ چلا ہے، وہ قارئین کو جابہ جا یہ تاثر دیتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشین گوئیاں بہت گنجلک اور پیچیدہ ہیں اور انہیں چودہ صدیوں تک امت

کا کوئی عالم سمجھ بھی نہ سکا ہے، اب ان کے فہم وشعور کا ملکہ اللہ کی طرف سے بس شکیل کو عطا ہوا ہے؛ اس لیے وہ مہدی کی بابت جو کچھ بک رہا ہے، وہ قرآن وحدیث کی طرح اٹل ہے اور اسے چیلنج کرنے کی کسی کو اجازت نہیں، قارئین! ذرا غور تو کریں کہ جن اسلاف واکابر نے قرآن وحدیث کے سمجھنے میں اپنی پوری پوری زندگیاں وقف کردیں، وہ تو سب مل کر بھی حضور کی پیشین گوئی نہ سمجھ سکے اور شکیل انہیں علماء کی تحریریں پڑھ کر سب کچھ سمجھ گیا، شکیل نے اس ضمن میں حضرت زینب رضی اللہ عنہا وغیرہ کے واقعات کو نقل کیا ہے، جو اس کی صریح جہالت کا ثبوت ہے؛ کیوں کہ نبوی پیشین گوئیاں دوطرح کی ہیں ایک قسم تو وہ ہے، جو مطلق ہے اور اس کا اسلوب مجازی ہے، جیسا کہ لمبے ہاتھ ہونے کی پیشین گوئی ہے، اس میں سخاوت مراد تھی اور حضرت زینب کی وفات پر اس کا انطباق سمجھ میں آگیا؛ لیکن دوسری قسم شخصیات سے متعلق ہے، یعنی ظہورِ مہدی، خروجِ دجال اور نزولِ عیسیٰ تو اس باب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اتنی جامعیت اور رقت کا اہتمام کیا ہے کہ وہ دو دو چار کی طرح واضح ہیں اور ان کے عملی انطباق میں کوئی غلطی نہیں ہوسکتی، جیسا کہ علم حدیث پر نظر رکھنے والے جانتے ہیں کہ روایات واحادیث میں ان لوگوں کا تذکرہ مجمل یا مختصر نہیں ہے؛ بلکہ ان کی نسل وخاندان، حسب ونسب، نام وولدیت، شکل وصورت اور حیات وکارناموں کی جزوی تفصیلات تک حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کو بتلائی ہیں، ظاہر ہے کہ آپ کا مقصد مستقبل کی بابت ہمیں واضح ہدایات دینا تھا؛ تاکہ ہم مہدی ومسیح کا ساتھ دے کر دجال سے جہاد کریں، یہی قرن اول سے آج تک تمام مسلمانوں کا عقیدہ ہے؛ لیکن اس نالائق کی گستاخی دیکھیے کہ کس دھڑلے سے یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بابت یہ تاثر دے رہا ہے کہ آپ کی پیشین گوئیاں ناقابل فہم ہیں اور حضور کا مقصد بھی امت کو سمجھانا نہیں؛ بلکہ نعوذ باللہ پہیلیاں بجھانا تھا، کوئی ٹھکانہ ہے اس کی عیاری کا، ایمان سے محرومی واقعی مَت الٹ دیتی ہے، پھر اسے ہوش ہی نہیں رہتا کہ وہ کیا کفریات بک رہا ہے، اللہ ہر مسلمان کو ایسے عبرتناک انجام سے محفوظ رکھے، اس نے کہیں دینی تعلیم حاصل کی ہے اور نہ ہی اسے عربی زبان کی کوئی شد بد ہے، یہ بلند وبانگ دعوے ہی دراصل قاری کو اس کی جہالت اور گمراہی کا یقین دلاتے ہیں۔

دھاندلی کا مظاہرہ:

مہدویت کا ڈھونگ کرنے والے ان احادیث کو جھٹلانا بھی ضروری سمجھتے ہیں، جو ان کے مکروفریب کے پردے چاک کر کے مسئلے کو پوری طرح منقح کر دیتی ہیں، شکیل بھی قادیانی کی طرح خود کو اصل معیار سمجھتا ہے؛ اس لیے روایات کے ساتھ اس نے بھی وہی کھلواڑ کیا، جو اس کے پیش رَو ماضی میں کر چکے ہیں، صحیح حدیث کو ضعیف کہا اور ضعیف وموضوع روایات اس نے بے دھڑک مستند قرار دے دیں اور یہاں تک لکھ دیا کہ جو علامات اس کی ذات پر منطبق ہو رہی ہیں، انہیں تو تسلیم کیا جائے اور جو اس کے خلاف پڑتی ہیں، انہیں رد کر دیا جائے؛ کیوں کہ حدیثیں شکیل کی پابند ہیں، شکیل حدیثوں کا نہیں!!! یہ گمراہی کی آخری حد ہے اور یہاں تک پہنچنے کے بعد بہت کم لوگوں کو واپسی کی توفیق ملتی ہے۔

یہود ونصاریٰ کی برأت:

علامات مہدی کو ناقابل فہم بنا کر شکیل نے ان تمام پیشین گوئیوں کو بھی مطلقاً گنجلک اور پیچیدہ قرار دے ڈالا، جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے متعلق توریت وانجیل میں مذکور تھیں، اس کا کہنا ہے کہ یہود ونصاریٰ انھیں کماحقہٗ نہ سمجھ سکے اور عدم معرفت کی بنا پر وہ بالآخر ایمان سے محروم رہے، قارئین! ذرا غور فرمائیں کہ وہ کتنی خوبصورتی کے ساتھ ان کے بغض وعناد کی توجیہ کر کے عدم معرفت کا شوشہ چھوڑ رہا ہے؛ حالاں کہ یہ نظریہ قرآن وحدیث کی صریح مخالفت کرتا ہے؛ کیوں کہ یہ پیشین گوئیاں اگر اتنی ہی مبہم اور پیچیدہ ہیں کہ ان کا مصداق کسی کی سمجھ میں ہی نہیں آتا، تو پھر ایسی پہیلیوں کا فائدہ ہی کیا ہے اور کیا اس طرح کی پہیلیاں بجھانا انبیاء کی شایانِ شان ہے؟ نہیں؛ بلکہ وہ تو پردۂ غیب میں چھپے واقعے کی طرف اتنا واضح اشارہ کرتی ہیں کہ اس کا ظہور ہوتے ہی اہل علم فوراً سمجھ جاتے ہیں، اور پھر کسی کو بھی اس کی معرفت میں شبہ نہیں رہتا، قرآن نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بابت اعلان فرمایا: "یجدونه مکتوباً عندھم فی التوراۃ والإنجیل" یعنی وہ نبی امی کی

شخصیت کو اپنی توریت وانجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں، یہاں مکتوب کا لفظ استعمال کیا گیا، جس کے معنی ہی یہ ہیں کہ حضور ﷺ کی تمام تر علامات اور مکمل سراپا آسمانی کتابوں میں درج تھا؛ چناں چہ جب آپ ﷺ کی بعثت ہوئی تو کیا بادشاہ اور کیا رعایا، اور کیا علماء اور کیا عوام، کسی بھی صاحب نظر کو پہچاننے میں دقت نہ ہوئی، حبشہ کا بادشاہ نجاشی تو محض علامتیں سن کر ہی ایمان لے آیا، رومی سلطنت کے بادشاہ ہرقل نے بھرے دربار میں آپ ﷺ کی نبوت ورسالت کا کھل کر اعتراف کیا، مشہور عیسائی راہب حضرت تمیم داری حاضر خدمت ہوکر ایمان لائے، عبداللہ بن سلام یہودی عالم نے بھی آپ ﷺ کو دیکھتے ہی نبوت کی تصدیق کردی اور سلمان فارسی نے راہبوں کی عطا کردہ نشانیوں کی روشنی میں جائزہ لیا اور وہ بھی فوراً ہی مسلمان ہوگئے، ان کے علاوہ بقیہ اہل کتاب کا حال وہ تھا، جس سے ام المؤمنین حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا نے پردہ اٹھایا ہے، فرماتی ہیں:

> جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو میرے باپ اور چچا (جو دونوں بڑے یہودی عالم تھے) آپ سے ملنے پہنچے، بہت دیر تک گفتگو کی، پھر جب گھر واپس ہوئے تو دونوں کے چہرے فق تھے، میں نے کان لگا کر دونوں کی گفتگو سنی۔
>
> چچا! کیا واقعی یہ وہی نبی ہے، جس کی بعثت کی خبر ہماری کتابوں میں دی گئی ہے؟
>
> والد! خدا کی قسم وہی ہے۔
>
> چچا! کیا تم کو اس کا پورا یقین ہے؟
>
> والد! ہاں!! بخدا پورا یقین ہے۔
>
> چچا! پھر اب کیا ارادہ ہے؟
>
> والد! جب تک جان میں جان ہے، میں مخالفت کروں گا اور اس کی بات کسی صورت چلنے نہ دوں گا۔ (ابن ہشام، ۲/۱۶۵)

یہ واقعات بتاتے ہیں کہ پچھلی کتابوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی علامات اتنی واضح

اور مکمل تھیں کہ حضور کی بعثت کے وقت اہل کتاب کو پہچاننے میں کوئی دشواری نہیں ہوئی اور قرآن کی صراحت کے مطابق وہ نبی کی ذات اور اس پر نازل ہونے والی کتاب کی ایسی ہی معرفت رکھتے تھے، جیسا کہ کوئی شخص اپنی اولاد کی رکھتا ہے، **"یعرفونہ کما یعرفون أبنائھم"**۔

اب قارئین فیصلہ کریں کہ شکیل یہود ونصاریٰ کی وکالت کر کے ان کے بغض وعناد پر کیوں پردہ ڈال رہا ہے؟ کہیں یہ کسی خفیہ تال میل کا نتیجہ تو نہیں ہے؟

شیطانی رعونت:

کتاب کے مطالعہ کے دوران ایک احساس قاری کو یہ ہوتا ہے کہ اس کے مصنف پر ایک شیطانی دھن سوار ہے اور وہ بہ ہر صورت اپنا مدعا ثابت کرنے پر تلا ہے، خواہ قرآنی آیات یا احادیثِ رسول سے اسے کتنا ہی کھلواڑ کیوں نہ کرنا پڑے؛ چناں چہ دلائل کی تلاش میں اس نے نہ صرف بے عقلی کا مظاہرہ کیا؛ بلکہ ایسی صریح حماقت تک کر گیا، جسے عام قاری بھی نظر انداز نہیں کر سکتا، مثلاً امام مہدی کے ظہور سے پہلے وفات پانے والے حاکم کو وہ حضرت مولانا انعام الحسن کاندھلوی نور اللہ مرقدہٗ قرار دیتا ہے، جب کہ دریائے فرات سے نکلنے والے سونے کے خزانے سے مرکز نظام الدین کی امارت مراد لی اور اس کی خاطر جنگ لڑنے والے تین شہزادے اسے حضرت مولانا اظہار الحسن کاندھلویؒ، حضرت مولانا زبیر صاحب دامت برکاتہم اور حضرت مولانا محمد سعد صاحب مدظلہٗ کی صورت میں نظر آئے، اسی طرح حضرت عیسیٰ کے ضمن میں وہ بڑی ڈھٹائی کے ساتھ دمشق کو دہلی اور جامع اموی کو لکشمی نگر کی مسجد بتاتا ہے۔

قارئین! خود فیصلہ کریں کہ حدیثوں کا اگر ایسا ہی من چاہا مطلب لیا جائے، تو پھر یہ علامت ہر ایک پر فٹ ہو سکتی ہے اور دنیا کا ہر شخص امام مہدی بن سکتا ہے، یقیناً یہ ایسی بچکانہ حرکتیں ہیں، جن کی تردید کی بھی ضرورت نہیں اور انھیں زبان پر لانے کی کوئی عقلمند تو ہمت بھی نہیں کر سکتا؛ لیکن دورِ حاضر کا المیہ دیکھئے کہ شکیل اس طرح کی بکواس لکھ کر چھاپ رہا ہے اور لوگ اس کے نام کا کلمہ پڑھ رہے ہیں، مولیٰ! اب تو ہی اس دین کا محافظ ہے۔

گمراہی کی سوداگری:

مہدویت کا دعویٰ کرنے والوں کی لمبی قطار میں ان حضرات کی تعداد بہت کم ہے، جو واقعتاً کسی غلط فہمی کا شکار ہوکر راہِ راست سے بھٹک گئے، ان میں اکثریت ایسے ہی ناخدا ترس لوگوں کی ہے، جنھوں نے دنیا کی خاطر کج روی اختیار کی اور جان بوجھ کر سادہ لوح مسلمانوں کو گمراہ کیا، شکیل بھی اسی طبقے سے تعلق رکھتا ہے، اسے کوئی غلط فہمی ہے اور نہ ہی کسی حدیث سے دھوکہ لگا ہے؛ بلکہ ایک منظم پلان کے تحت وہ یہ خطرناک مہم چلا رہا ہے اور قادیانیوں کی طرح اس کا مقصد بھی امتِ مسلمہ کو گمراہی کے صحرا میں بھٹکا کر ملی اتحاد وشوکت کو پارہ پارہ کرنا ہے، ہمیں ان اہل نظر کی رائے کافی درست معلوم ہوتی ہے، جو یہ سمجھتے ہیں کہ شکیل باطل کا ایجنٹ ہے اور کسی ماورائی طاقت کے اشارے پر ہی وہ یہ سارا کھیل کھیل رہا ہے، شکیل کے ساتھ نیٹ پر ہونے والی ہماری طویل بحث نے اس رائے کی صد فی صد تصدیق کردی۔

یہ تھے وہ تأثرات جو مدعی کی کتاب پڑھ کر بے ساختہ ذہن کے پردے پر نمودار ہوئے اور ہم نے بے کم وکاست انھیں شروع ہی میں نقل کرنا ضروری سمجھا؛ تاکہ قارئین ان نکات کی روشنی میں جب ہمارا تجزیہ پڑھیں، تو حقیقت کے ادراک میں کوئی دشواری نہ ہو اور مسئلہ پوری طرح منقح ہوکر ان کے سامنے آجائے، اس وقت انھیں اندازہ ہوگا کہ شکیل کوئی نیا فتنہ نہیں؛ بلکہ اسی گمراہ طبقہ کا ایک فرد ہے، جو تاریخ کے ہر دور میں فساد مچانے کے لیے اٹھا اور خدائی مار کھا کر زمانے کی سلوٹوں میں گم ہوگیا، ان ناخدا ترسوں کے پاس نہ کل کوئی دلیل تھی اور نہ ہی آج کوئی حجت ہے، بس احادیث کو توڑ مروڑ کر وہ اپنے موقف پر استدلال کی ناروا کوشش کرتے ہیں، ماضی کی طرح دورِ حاضر میں ان کا یہ کھیل جاری ہے اور زمانے کی طویل مسافت بھی ان کے طریقۂ کار میں کوئی تبدیلی پیدا نہ کرسکی، وہی دھاندلی، وہی مکر وفریب، وہی تحریف، وہی ہٹ دھرمی اور آنکھوں میں دھول جھونکنے کی وہی عیارانہ کوششیں، الغرض! سب کچھ وہی ہے، بس پردۂ سیمیں کے کردار بدل گئے ہیں .... ع

''صرف جام بدلے ہیں، مے وہی پرانی ہے''

گذشتہ سال جب نیٹ پر ہمارا شکیل سے مباحثہ شروع ہوا، تو اسی طرح کے کچھ اور شگوفے بھی سامنے آئے جن کا یہاں ذکر کرنا ضروری ہے؛ تا کہ قارئین یہ جان سکیں کہ شکیل ابھی تک اپنے جھوٹے دعوے پر قائم ہے اور گمراہی کے سفر میں وہ مسلسل لمبی مسافتیں طے کر رہا ہے۔

ایک نئے نہج کا شوشہ:

دین کی تکمیل کے بعد نبوت اور وحی کا سلسلہ بند ہو گیا، اب قیامت تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت مسلمانوں کی رہنمائی کرتی رہے گی؛ لیکن شکیل اسلام کی ابدیت پر یقین نہیں رکھتا؛ اسی لیے اس نے ۱۹۹۶ء سے دین کی نہج بدلنے کی بات کہنی شروع کی اور ۲۰۰۲ء کے رمضان کے آخری دنوں میں اسے براہ راست باری تعالیٰ سے وصول کرنے کا دعویٰ کیا، ہم نے پوچھا کہ ختم نبوت کے بعد اسے نہج کی تبدیلی کا علم کیسے ہوا؟ شکیل نے یہ نہج آسمان سے کیسے وصول کیا؟ اور اب شریعت میں کیا تبدیلی ہوگئی، جو اللہ تعالیٰ کو اس پر ایک نیا نہج نازل کرنا پڑا؟ ظاہر ہے ان تینوں سوالات کا جواب دینا آسان نہ تھا؛ اس لیے بس یہ کہہ کر چپ ہو گیا کہ نیا نہج میرے اور باری تعالیٰ کے درمیان ایک راز ہے، جس کو تم نہیں سمجھ سکتے، قارئین! بتائیں کہ یہ بکواس کیا ہمارے سوالوں کا جواب ہے، اس طرح تو کوئی بھی شخص صرف مہدی نہیں؛ بلکہ رسول اور خدا بھی بن سکتا ہے، شکیل اس باب میں واقعی اپنے بڑے بھائی مرزا غلام احمد قادیانی کا سچا جانشیں ہے۔

حضرت عیسیٰ کی دوبارہ پیدائش:

شکیل شروع میں قادیانی کی طرح حضرت عیسیٰ کی وفات کا تاثر دیتا تھا؛ لیکن جب ہم نے اس کی دلیل طلب کی تو وہ ان کے آسمان پر زندہ واٹھائے جانے کو تسلیم کر گیا؛ لیکن ساتھ میں یہ شوشہ بھی چھوڑ دیا کہ حضرت عیسیٰ اب آسمان سے نازل نہیں ہوں گے؛ بلکہ معروف طریقے پر ان کی دنیا میں دوبارہ پیدائش ہوگی، ہم نے دلیل پوچھی تو بخاری و مسلم کی وہ حدیث نقل کر دی، جس میں آسمان سے نزول کا تذکرہ ہے، پیدائش کا دور دور تک ذکر نہیں، ہم نے کہا

کہ یہ نزول کی دلیل ہے، پیدائش کی نہیں، ہمیں پیدائش کی دلیل چاہیے، تو شکیل دلائل تو کیا دیتا، وہ فلسفے بگھاڑنے لگا اور اپنے سفید جھوٹ پر پردہ ڈالنے کے لیے اس نے حضرت آدم، حضرت حوا اور حضرت عیسیٰ کی پیدائش، اسی طرح حضرت موسیٰ کے معجزاتی عصا، اصحاب کہف کی کراماتی نیند اور خاتم النبیین کی معراج میں انبیاء سے ملاقات، جیسے واقعات کو بنیاد بنا کر کہا کہ جس طرح یہ عقل میں نہیں آسکتے، اسی طرح حضرت عیسیٰ کی دوبارہ پیدائش کو بھی بلا چوں وچرا مان لو اور اپنی عقل نہ لڑاؤ؛ ورنہ دوسرے عقائد پر بھی ایمان لانا مشکل ہو جائے گا، قارئین! اس جاہل سے پوچھیں کہ وہ خود کو کیا نبوت کے مقام پر تصور کرتا ہے، جو اس کی بکواس کو قرآن وحدیث کی طرح مان لیا جائے، مذکورہ واقعات پر تو ہم اس لیے ایمان رکھتے ہیں کہ ان کی خبر ہمیں اللہ اور اس کے رسول نے دی ہے، جب کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دوبارہ پیدائش کا دعویٰ شکیل کر رہا ہے؛ اس لیے وہ اصل موضوع سے نہ بھاگے اور مسیح کذاب بننے سے پہلے یہ بتادے کہ حضرت عیسیٰ دوبارہ کیسے پیدا ہوں گے؟ کیا ان کے وجود کو پگھلا کر نطفہ کی شکل میں شکیل کے باپ کی پیٹھ میں اتار دیا جائے گا اور کیا انہیں جننے کے لیے حضرت مریم علیہا السلام قبر سے اٹھ کر آئیں گی اور اس وقت ان کا شوہر شکیل کا باپ حنیف ہوگا اور کیا اس وقت قرآن کی آیت "ولم یمسسنی بشر" غلط ہو جائے گی۔ نعوذ باللہ استغفر اللہ۔

اکابر دیوبند پر جھلاہٹ:

گذشتہ دنوں میں جب دار العلوم دیوبند نے شکیل کو ضال اور مضل قرار دے کر اس پر کفر کا فتویٰ لگایا، تو وہ بڑا چراغ پا ہوا اور دلائل کا کوئی معقول جواب دینے کے بجائے وہ فتویٰ نویسی کے قدیم اور معتبر نظام ہی کو کنڈم کرنے پر تل گیا، اس نے قارئین کو تاثر دیا کہ علماء فتووں کی آڑ میں چودہ صدیوں سے بچکانہ حرکت کر رہے ہیں اور ان کی ان فقہی معرکہ آرائیوں کا مقصد صرف اور صرف اپنے مخالفوں کو زیر کرنا ہوتا ہے؛ اس لیے شریعت میں ایسے فتووں کا کوئی اعتبار نہیں، شکیل نے دلیل کے طور پر مولانا احمد رضا خان صاحب کے اس فتوے کو پیش کیا، جو انہوں نے علمائے دیوبند کے بارے میں غلط بیانی کر کے حرمین کے علماء سے حاصل کیا تھا اور اس میں انہیں گمراہ قرار دیا گیا تھا، وہ کہتا ہے یہ سب ایسے فتاویٰ ہیں، جن کا مشغلہ ہی ایک

دوسرے کو گمراہ قرار دینا ہے؛ اس لیے ان کا کیا اعتبار!! ہم نے اس موقع پر شکیل سے دو باتیں کہیں، ایک تو یہ کہ جب وہ اس فتوے کو غلط سمجھ رہا ہے، تو اکابرین دیوبند سے رجوع کر کے وہ غلط فہمیوں کو دور کرنے کی کوشش کیوں نہیں کرتا، جیسا کہ مولانا احمد رضا خاں صاحب کے فتوے کے بعد علمائے دیوبند نے اپنے تمام عقائد درج کر کے حرمین کے علماء کو پیش کئے؛ تاکہ وہ حقائق کا ادراک کر کے ان کے عقیدہ کی صحت کا اعتراف کریں؛ چناں چہ یہ کوشش کامیاب ہوئی اور عرب علماء نے انہیں گمراہی سے برأت کا سرٹیفکیٹ دیا، شکیل نے علمائے دیوبند کی صفائی دینے کا انکار کر کے ہم سے حوالہ طلب کیا ہے، قارئین! اسے حضرت مولانا خلیل احمد صاحب سہارنپوریؒ کی کتاب "المهند على المفند" کے حوالہ سے یہ بتادیں کہ علمائے دیوبند کی تکفیر کیلئے جب مولانا احمد رضا خاں بریلوی نے غلط سلط عبارتوں کا سہارا لے کر عرب علماء سے فتویٰ حاصل کیا، تو مولانا خلیل احمد سہارنپوری نے حرمین کے علماء سے ملاقات کر کے تفصیل سے بتلایا کہ یہ استفتاء جعل سازی پر مشتمل ہے اور علمائے دیوبند کا مذکورہ عقائد سے کوئی تعلق نہیں ہے، اس پر مدینہ منورہ کے علمائے کرام نے حسام الحرمین نامی فتوے کی روشنی میں ۲۶/سوالات قائم کر کے استفسار کیا۔

ايها العلماء الكرام والجهابذة العظام! ! قد نسب الى سماحتكم الكريمة اناس عقائد الوهابية فاتوا باوراق ورسائل لا نعرف معانيها للاختلاف فى اللسان فنرجوان تخبر ونا بحقيقة الحال ومرادات المقال ونحن نسئلكم عن امور اشتهر فيها خلاف الوهابية عن اهل السنة والجماعة (المهند على المفند)

اے علماء کرام اور عظیم المرتبت ماہرین شریعت!! کچھ لوگوں نے تمہاری طرف وہابی عقائد منسوب کئے ہیں وہ ایسے چند رسائل اور دستاویز لے کر آئے جن کا مطلب ہم زبان کے اختلاف کی بناء پر نہیں سمجھ سکتے، ہمیں امید ہے کہ آپ ہمیں حقیقت حال اور اکابرین کے اقوال کی مراد ومنشا سے ضرور مطلع کریں گے ہم تم سے چند ایسے مسائل کی بابت دریافت کرتے ہیں جن میں وہابیوں کا اہل سنت والجماعت سے اختلاف ہے۔

مولانا سہارنپوری نے اکابرین کے حوالے سے فصیح عربی میں مذکورہ سوالات کا جواب لکھا اور دیوبند کے ۳۵ / علماء نے اس پر تائیدی دستخط کئے، جن میں سرفہرست حضرت مولانا شیخ الہندؒ تھے، یہ جواب نہایت وقیع اور مدلل تھا؛ اس لیے حجازی علماء بالکل مطمئن ہو گئے اور حرمین کے ساتھ مصر وشام کے تقریباً ۴۰ / علماء نے تصدیق کی کہ یہی اہل السنہ والجماعۃ کے عقائد ہیں، اور علمائے دیوبند کے مشرب میں کوئی انحراف نہیں ہے، ان تصدیق کرنے والے علماء میں مکہ مکرمہ کے ٦ / عالم ہیں، جن میں شیخ محمد سعید صبیل شافعی تو مسجد حرام کے امام وخطیب ہیں، جب کہ شیخ محمد علی بن حسین مالکی حرم کے مدرس ہیں، جب کہ مدینہ منورہ کے علماء کی تعداد ۲۵ / ہے، جن میں بیشتر مسجد نبوی میں تدریس کی خدمات انجام دیتے تھے، اسی طرح ۱۵ / عالم مصر وشام کے ہیں، جن میں شیخ سلیم البشر، شیخ الازہر ہیں، جب کہ سید محمد ابوالخیر فتاویٰ شامی کے مصنف کے نواسے ہیں، "المهند علی المفند" نامی کتاب میں یہ ساری تفصیلات اور عرب علماء کی تصدیق موجود ہیں، شکیل اسے پڑھ کر اپنی جہالت کا ماتم کرے۔

دوسری بات ہم نے شکیل سے یہ کہی تھی کہ اگر وہ فتوئے تکفیر کو دیوبندی مکتب فکر کا غلو سمجھتا ہے، تو ہم اگر اس کے کفر وارتداد پر عرب وعجم کے تمام حلقوں کا ایک متفقہ فتویٰ شائع کر دیں، تو کیا وہ اسے تسلیم کر کے اپنے جھوٹ سے توبہ کرے گا؟ یہ سوال بڑا ٹیڑھا تھا؛ اس لیے شکیل نے چپ سادھ لی اور اس کا چلبلا مرید بشارت بھی اس کا کوئی جواب نہ دے سکا، قارئین! اسی طرز عمل سے آپ اس کی نالائقیوں کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔

علامات مہدی کی روشنی میں شکیل کا پوسٹ مارٹم:

اب ہم قارئین کی سہولت کے لیے شکیل کے سراپے کا ان احادیث کی روشنی میں جائزہ لیتے ہیں، جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بطور علامت بیان کی ہیں اور اس موضوع کو اس قدر مفصل اور کھول کر بیان کیا ہے کہ امام مہدی کی سیرت وسوانح نہ صرف جامع ومکمل نظر آتی ہے؛ بلکہ ان کی شخصیت وکارناموں کی کوئی ادنیٰ کڑی بھی ہماری نظروں سے اوجھل نہیں ہوتی، ان کا وطن، نسل وخاندان، نام وولدیت، شکل وصورت، ناک نقشہ، قد وقامت،

چال ڈھال، کردار وسیرت، اخلاق وعادات اور باطل سے معرکہ آرائیوں کی دیگر تفصیلات بھی تمام جزئیات کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کرنے کا اہتمام کیا ہے۔

علم حدیث پر نظر رکھنے والے جانتے ہیں کہ نبی کی گفتگو مختصر وجامع ہوتی ہے اور جزئی تفصیلات عام طور پر بیان نہیں کی جاتیں؛ لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اختصار کو چھوڑ کر مہدی کے باب میں جو تفصیلی اسلوب اختیار کیا ہے، اس کی حکمت یقیناً یہی ہے کہ امت کو علامات ونشانیوں کی ایسی کسوٹی دیدی جائے، جو نہ صرف معرفت کا معیار ہو؛ بلکہ اسی پر پرکھ کر وہ مہدویت کا دعویٰ کرنے والوں کی بابت ہمیشہ صحیح اور قطعی فیصلہ کرسکے؛ چناں چہ تاریخ بتاتی ہے کہ جب بھی عالم اسلام میں کوئی مہدویت کا دعویٰ لے کر کھڑا ہوا تو علماء فوراً حرکت میں آگئے اور انہوں نے اسی پیمانے سے ناپ کر اس کے دجل وفریب کا پردہ چاک کرڈالا، ہم اب شکیل کو بھی انہی علامات کی روشنی میں پرکھ کر دیکھتے ہیں؛ تاکہ حقیقت آشکارا ہو اور ناظرین اس کی بابت صحیح رائے قائم کرسکیں۔

پہلی علامت:

امام مہدی کی سب سے پہلی علامت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بیان فرمائی کہ:

المھدی من عترتی۔ مہدی میری نسل سے ہوں گے۔

ھو من ولد فاطمة۔ وہ حضرت فاطمہ کی اولاد میں ہوں گے۔

سیخرج من صلبہ رجل۔ وہ حسنی شاخ میں پیدا ہوں گے۔

تینوں حدیثوں کا خلاصہ یہ نکلا کہ امام مہدی خانوادۂ نبوت کے چشم وچراغ، فاطمہ زہرا کی اولاد اور حضرت حسنؓ کی نسل سے ہوں گے، یہ بالکل صاف اور سیدھی علامت ہے، جس میں کوئی پیچیدگی نہیں؛ لیکن شکیل کیوں کہ زبردستی مہدی بننے پر تلا ہے؛ اس لیے سید ہونے کا جھوٹ تو وہ نہ بول سکا، ہاں حضورؐ کی ان صحیح احادیث کو اس نے یہ کہہ کر رَد کردیا کہ آج کل خاندان کا کوئی ریکارڈ نہیں؛ اس لیے اس کی بنیاد پر امام کی شناخت نہیں ہوسکتی، شکیل نے یہاں سفید جھوٹ بولا؛ کیوں کہ عربوں میں تمام خاندان محفوظ ہیں اور برصغیر میں بھی ہم

ایسے بہت سے خاندانوں کا پتہ دے سکتے ہیں، جن کی تاریخ محفوظ ہے اور ان کا شجرہ حضرت فاطمہؓ سے ہوکر حضورؐ تک پہنچتا ہے، دوسرے یہ کہ اگر نسلی بنیاد پر مہدی کی شناخت نہیں ہوسکتی، تو حضورؐ نے اس علامت کو کیوں بیان کیا؟ کیا نعوذ باللہ نبی کوئی لغو پیشین گوئی کرسکتا ہے؟ امام مہدی کا سید ہونا روزِ روشن کی طرح عیاں ہے؛ اس لیے شکیل پہلی ہی کسوٹی پر کھوٹا ثابت ہوا؛ کیوں کہ اس کا سادات سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

دوسری علامت:

خاندانی پس منظر کی وضاحت کے بعد دوسری علامت امام مہدی کا نام اور ان کی ولدیت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "یواطی اسمہ اسمی واسم ابیہ اسم ابی" ان کا نام میرے نام کے مطابق اور ان کی ولدیت بھی بالکل میری ولدیت کی طرح ہوگی، یہاں آپؐ نے "مواطاۃ" کا لفظ استعمال کیا، جس کے معنیٰ ہیں موافق ومطابق ہونا اور ہوبہو وہی ہونا، یعنی ان کا نام بعینہٖ محمد اور والد کا نام عبداللہ ہوگا اور بس...... یہ ہے حدیث کا سیدھا اور صاف مطلب جس کی علماء چودہ صدیوں سے وضاحت کرتے چلے آرہے ہیں، جب کہ اس نئے مدعی کا نام شکیل اور والد کا نام حنیف ہے، گویا نام کے دونوں جز مختلف ہیں؛ اس لیے وہ اس کسوٹی پر بھی کھوٹا ثابت ہوتا ہے۔

شکیل امت کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کے لیے یہ کہتا ہے کہ نام کا صرف محمد سے شروع ہونا کافی ہے اور باپ سے مراد یہاں عبداللہ نہیں، حضرت ابراہیم ہیں اور ان کا نام بھی صفاتی نام، یعنی "حنیف" مراد ہے، قارئین! ذرا غور تو کریں کہ کہاں تک کمندیں ڈال رہا ہے!! حدیث کی اگر اس طرح من مانی تشریح کی جائے تو دنیا میں ایک نہیں اس وقت لاکھوں مہدی پیدا ہوسکتے ہیں؛ کیوں کہ عجمی مسلمانوں میں نام عموماً محمد ہی سے شروع ہوتا ہے اور یہاں ایسے مسلمانوں کی تعداد کم نہیں، جن کے والد کا نام بھی حضورؐ کے کسی نہ کسی دادا کے مطابق ہے، مثلاً محمد جمیل بن عبدالمطلب، محمد خلیل بن ہاشم، محمد سجاد بن عبدمناف؛ اسی طرح حضرت ابراہیم، حضرت اسماعیل تک ہمیں بہت سارے نام ملتے ہیں، اب شکیل بتائے کہ وہ اکیس سو

سال پہلے کسی دادا کے صفاتی نام پر مہدی بن سکتا ہے، تو دوسرے لوگ ۱۰۰ / ۱۵۰ / سال پہلے کے حقیقی دادا، پردادا اور نگر دادا کے ذاتی نام پر مہدی کیوں نہیں بن سکتے؛ حالاں کہ ان کی نسبت تو شکیل سے بھی زیادہ طاقتور اور قریب کی ہے؟ ہم سمجھتے ہیں کہ اس پہلو پر اس نے ذرا بھی غور کیا ہوتا تو ایسی حماقت نہ کرتا، اس کا دعویٰ بالکل جھوٹا ہے اور وہ اس کسوٹی پر بھی کھرا نہیں اُترتا۔

تیسری علامت:

نسل وخاندان اور نام وولدیت کے بعد امام مہدی کی تیسری نشانی متعین صورت اور قد وقامت ہے، حدیث کے مطابق وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح فربہ، معتدل القامہ اور ایک منفرد و جیہ شخصیت ہوں گے، جب کہ شکل وصورت کی بابت حضورؐ نے ارشاد فرمایا:

اجلی الجبهة، أقنى ألانف (ابوداؤد)

اشم الانف، اقنى اجلى (مستدرک حاکم)

یہاں حضور نے "اشم" اور "اقنی" دو لفظ استعمال فرمائے، پہلے کے معنی تو اونچی ناک کے آتے ہیں، جب کہ دوسرے لفظ کی وضاحت المعجم الوسیط (ص: ۷۶۴) میں "ارتفع وسط قصبته وضاق منخراه" سے کی گئی ہے، یعنی ایسی ناک جس کا بانسہ درمیان سے قدرے بلند ہو اور نتھنے تنگ، یعنی بانسے سے چپکے ہوئے ہوں، جب کہ "اجلی الجبهة" ان کے حسین چہرے پر دلالت کرتا ہے، مطلب یہ ہوا، اُن کی ناک بلند وستواں، پیشانی روشن وتابناک اور چہرا بڑا نورانی ہوگا اور وہ حسن وجمال کے ایسے پیکر ہوں گے کہ بے ساختہ ان پر نگاہیں ٹکیں گی اور دل انہیں دیکھ کر مچل اٹھیں گے۔

جب کہ شکیل کا رنگ پکا، قد لمبا اور جسم منحنی ہے اور وہ پہلے ٹی بی کا مریض بھی رہ چکا ہے، اسے دیکھ کر دوسرے لوگوں پر کوئی اثر نہیں پڑتا؛ اس لیے شکلاً وجسماً بھی مہدی کی کسوٹی پر پورا نہیں اترتا اور اس کا دعویٰ جھوٹا ٹھہرتا ہے، شکل وصورت کی اس کوتاہی کی تلافی کے لیے آج کل وہ میک اپ کا بڑا اہتمام کررہا ہے؛ لیکن بات پھر بھی بنتی دکھائی نہیں دیتی۔

چوتھی علامت:

امام مہدی کی چوتھی نشانی وطنی لحاظ سے ان کا مدنی ہونا ہے، سنن ابی داؤد کی روایت میں صراحت کے ساتھ منقول ہے کہ "رجل من اهل المدينة" وہ مدینہ منورہ کے باشندے ہوں گے، شرعی زبان میں مطلق مدینہ صرف اسی شہر کو کہتے ہیں، جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دارالہجرۃ ہے اور جہاں آپ کا روضۂ مبارک ہے، قرآن وحدیث میں اس کی مثالیں موجود ہیں؛ اس لیے عہد رسالت سے آج تک علماء اس بات پر متفق ہیں کہ یہاں صرف اور صرف مدینہ منورہ مراد ہے، دوسرا شہر ہرگز نہیں؛ لیکن شکیل کی رعونت دیکھئے کہ چودہ صدیوں کے علماء کو وہ جاہل بنا کر پہلے مدینہ کے معنیٰ شہر بتاتا ہے اور پھر شہر سے "دلّی" مراد لیتا ہے؛ حالاں کہ اس گڑبڑ سے بھی اس کا مسئلہ حل نہیں ہوتا؛ کیوں کہ وہ دہلی کا نہیں دربھنگہ کا باشندہ ہے، اس مقام پر ہر شخص کو شکیل سے کم از کم یہ پوچھنے کا حق ضرور ہے کہ دلی کو متعین کرنے کی اس کے پاس کیا دلیل ہے؟ پھر اگر وہ بلا دلیل دہلی کو مراد لیتا ہے تو دوسرا شخص اسی سے دمشق، بغداد، قاہرہ، تہران، لاہور اور کابل مراد کیوں نہیں لے سکتا؟ یہ بالکل مرزا غلام احمد قادیانی جیسی دلیل ہے، اس نے بھی دمشق سے قادیان مراد لیا تھا، جھوٹا دعویٰ کرنے والے اسی طرح آنکھوں میں دھول جھونکتے ہیں۔

پانچویں علامت:

مصنف ابن ابی شیبہ، صحیح مسلم، سنن ابی داؤد، مستدرک حاکم اور سنن ابن ماجہ کی روایات کے مطابق امام مہدی کے ظہور سے پہلے بڑے دلدوز واقعات رونما ہوں گے، جن میں سرفہرست شام وعراق اور مصر کی ناکہ بندی، دریائے فرات سے سونے کے پہاڑ کا ظہور، شام پر عیسائیوں کی یلغار، منیٰ میں حجاج کی باہم خونریزی اور سفیانی کا فتنہ انگیز خروج ہے، محدثین علامات کے ذیل میں مذکورہ حوادث کا برابر تذکرہ کرتے رہے ہیں، ابھی ان میں سے صرف عراق وشام کی اقتصادی ناکہ بندی کا واقعہ ظہور پذیر ہوا ہے، بقیہ حقائق تاہنوز پردہ خفا

میں ہیں، ان سے پہلے ہی کسی کا باہر نکل کر مہدویت کا دعویٰ کرنا دراصل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ان علامات کو جھٹلانا ہے، جو مہدی کے ظہور کے لیے شرط ہیں؛ اس لیے شکیل کا دعویٰ درست نہیں، وہ خوب جانتا ہے کہ وہ جھوٹ بول رہا ہے۔

چھٹی علامت:

مسند احمد، سنن ابی داؤد اور مستدرک حاکم کی احادیث بتلاتی ہیں کہ مہدی کے ظہور سے پہلے ایک خلیفہ کی موت ہوگی، جس کی جانشینی پر اختلاف شروع ہوگا اور پھر فوراً ہی امام مہدی کا ظہور ہو جائے گا، خلیفہ شرعی زبان میں اس حاکم کو کہتے ہیں، جو اسلامی نظام حکومت کا والی ہو، ظاہر ہے یہ صورت حال صرف سعودی عرب میں ہے اور علماء کی صراحت کے مطابق حضورؐ نے اسی کے پس منظر میں یہ گفتگو کی ہے، حدیث میں مذکور مدینہ اور مکہ اسی کی دلیل ہے؛ اس لیے یہاں عہد آخر کا کوئی حجازی فرماں رواں مراد ہے، شکیل کیوں کہ دہلی میں رہتا ہے؛ اس لیے کافی سوچ و بچار کے بعد اس نے اس مشکل کا یہ حل نکالا کہ جب ۱۹۹۵ء میں حضرت مولانا انعام الحسن کاندھلوی نور اللہ مرقدہٗ کی وفات ہوئی، تو جھٹ انہیں خلیفہ قرار دے کر اس نے اپنا ظہور کر لیا، حالاں کہ حضرت جی نہ کسی ملک کے حاکم تھے، نہ ہی انہوں نے کبھی خلافت کا دعویٰ کیا اور نہ مسلمان انہیں خلیفہ سمجھتے تھے؛ اس لیے محض شکیل کے بک دینے سے یہ علامت پوری نہیں ہوسکتی، اس طرح تو عالم اسلام کی دینی تنظیموں اور اداروں کے ہر سربراہ کے انتقال کے بعد لوگ جگہ جگہ مہدی کا دعویٰ کر سکتے ہیں، اب مدعی بتائے کہ اس کا دعویٰ کیوں صحیح ہے اور دوسروں کا کیوں غلط ہے؟ شکیل اس بحث سے دبے پاؤں نکلنا چاہتا ہے؛ لیکن پاسبانِ امت اتنے غافل نہیں، جو اس کی شیطانی بکواس پر بھی مواخذہ نہ کریں، اسے یہاں رک کر بتانا ہی پڑے گا کہ اس موقف کی اس کے پاس کیا دلیل ہے؛ ورنہ قوم اسے جھوٹا سمجھنے پر مجبور ہوگی۔

قارئین کو ہم یہ بھی بتاتے چلیں کہ وہ کسی عقیدت کی بنا پر ان علامتوں کو تبلیغی جماعت پر منطبق نہیں کر رہا ہے؛ بلکہ اس کا مقصد محض اپنے دعوے کو بنیاد فراہم کرنا ہے؛ ورنہ دوسرے

تمام اداروں اور تنظیموں کی طرح وہ دعوت وتبلیغ کا بھی مخالف ہے اور اس نے اپنی کتاب میں اس کام کی خوب کھلی اڑائی ہے۔

دوسری چیز یہاں مدینہ منورہ سے اس کا ''دہلی'' مراد لینا ہے، وہ کہتا ہے کہ جس طرح مدینہ سے اسلام پھیلا، اسی طرح دہلی سے پھیلا، حالاں کہ یہ دلیل ہی سرے سے غلط ہے، کیوں کہ دین کی نشر واشاعت کو اگر معیار بنایا جائے تو دہلی کا نمبر بہت بعد میں آئے گا، اس سے پہلے لازماً دمشق، بغداد، قاہرہ اور ترکی مراد لینے ہوں گے؛ کیوں کہ یہ چاروں خلافت کے پایۂ تخت رہیں اور صدیوں تک وہاں سے دنیا میں دین کی تبلیغ ہوئی، خود دہلی کے حکمراں عباسیوں اور ترکوں سے حکومت کا پروانہ لیتے تھے؛ اس لیے آج کوئی شامی، عراقی، مصری یا ترکی مہدویت کا دعویٰ کرے تو اس دلیل کی بنیاد پر شکیل کی بہ نسبت اس کا دعویٰ زیادہ درست ہوگا، مدعی نے استدلال کا یہ طریقہ مرزا غلام احمد قادیانی سے سیکھا ہے، وہ دمشق سے قادیان مراد لیا کرتا تھا۔

اگر استدلال کی یہی گرم بازاری رہی تو ہر چیز کی حقیقت الٹ جائے گی اور لوگ امریکہ سے چین، نیپال سے سوڈان اور لاہور سے کابل مراد لیں گے، ظالم کچھ تو شرم کر ایسی حماقت پر، تجھ پر تو بچے بھی ہنسیں گے، ہمارا اندازہ ہے کہ یہ شگوفہ چھوڑتے وقت شیطانی جذبات نے شکیل کو بڑی داد دی ہوگی کہ وہ امت مسلمہ کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کے لیے کیسا شاندار جھوٹ بول رہا ہے۔

ساتویں علامت:

مہدی کے ظہور سے پہلے دریائے فرات میں ایک سونے کا پہاڑ ظاہر ہوگا، جس پر قبضہ کرنے کے لیے تین شہزادے لڑیں گے، پورا واقعہ صحیح مسلم اور سنن ابن ماجہ میں منقول ہے:

''عن ابی بن کعب رضی اللہ عنہ قال إنی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول یوشک الفرات أن یحسر عن جبل من ذهب فإذا سمع به الناس ساروا إلیه فیقول من عنده لئن ترکنا الناس یأخذون منه لیذهبن به کله قال فیقتتلون علیه فیقتل من کل مأة تسعة وتسعون۔ (کتاب الفتن/صحیح مسلم)

حضرت ابی بن کعب سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ عنقریب دریائے فرات سے ایک سونے کا پہاڑ ظاہر ہوگا، لوگوں کو جب اس کا پتہ چلے گا تو وہ اس کی طرف دوڑیں گے اور مقامی لوگ کہیں گے کہ ہم نے اگر کچھ نہیں کہا تو یقینا لوگ سارا سونا لے اڑیں گے؛ (چنانچہ وہ دوسرں کو روکیں گے) اسی پر ایسی جنگ ہوگی کہ ان میں ننانوے فیصد وہیں کٹ مریں گے۔

عن ثوبان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يقتتل عند كنزكم ثلا ثة كلهم ابن خليفةثم لايصيرإلى واحد منهم ثم تطلع الرأيات السود من قبل المشرق فيقتلونكم قتلا لم يقتله قوم ثم ذكر شيئاً لم احفظه فقال إذا رأيتموه فبايعوه ولو حبوا على الثلج فإنه خليفة الله المهدى. (ابن ماجه باب خروج المهدى)

حضرت ثوبان سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے خزانے پر تین آدمی جنگ کریں گے اور ان میں سے ہر ایک کسی حاکم کا لڑکا ہوگا؛ لیکن یہ خزانہ ان میں سے کسی کو نہ مل سکے گا، پھر مشرقی سمت سے سیاہ جھنڈے نمودار ہوں گے اور یہ لوگ تم سے ایسی خونریز جنگ کریں گے کہ اس سے پہلے کوئی بھی اس شدت سے نہ لڑا ہوگا۔

حضرت ثوبان کہتے ہیں کہ پھر آپؐ نے کوئی بات ارشاد فرمائی جو میں یاد نہ رکھ سکا، پھر آخر میں کہا کہ جب تم اسے دیکھو تو فوراً بیعت کر لینا، چاہے تمہیں برف پر گھسٹ کر ہی کیوں نہ آنا پڑے؛ کیوں کہ وہ یقینا اللہ کے خلیفہ مہدی ہوں گے"۔

آٹھویں اور نویں صدی ہجری کے مشہور محدث حافظ ابن حجرؒ فتح الباری شرح صحیح البخاری میں لکھتے ہیں "إنه يقع عند ظهور المهدى" [۱] یہ واقعہ ظہور مہدی کے وقت کا رونما ہوگا، یعنی اولاً خزانے پر تین عرب شہزادوں کی جنگ ہوگی، پھر کچھ لوگ مشرق سے آکر اس بری طرح عربوں سے لڑیں گے کہ گذشتہ تاریخ میں اس کی مثال تک ملنا مشکل

---

[۱] کتاب الفتن باب خروج النار

ہوگی، یہ واقعہ بلاشبہ عراق اوردریائے فرات سے متعلق ہے، کسی اور ملک کو مراد لینے کی یہاں قطعاً کوئی گنجائش نہیں؛ لیکن شکیل مرزا غلام احمد قادیانی کی طرح کیوں کہ حدیثوں میں تحریف کرنے سے بالکل نہیں ہچکچاتا؛ اس لیے مذکورہ تمام واقعات کو ہندوستان پرفٹ کرکے اس نے بڑی بے شرمی کے ساتھ ان کی بھونڈی تاویلیں کی ہیں، وہ کہتا ہے کہ یہاں خزانہ سے مراد مرکز نظام الدین کی سربراہی ہے اور جنگ لڑنے والے تینوں شہزادوں کا مصداق حضرت مولانا اظہار الحسن کاندھلویؒ حضرت مولانا محمد زبیر صاحب رحمۃ اللہ علیہما اور مولانا محمد سعد صاحب ہیں۔

قارئین! غور فرمائیں کہ شکیل کتنی دلیری کے ساتھ آنکھوں میں دھول جھونکنا چاہتا ہے، اگر علامت مہدی کو اسی طرح کہیں بھی فٹ کردیا گیا، تو ہرحدیث کا مفہوم الٹ جائے گا اور ایسی من چاہی تشریح کرکے انسان مہدی نہیں؛ بلکہ نبی اور خاتم الانبیاء بھی بن سکتا ہے!! حدیث میں ''اقتتال'' کا لفظ استعمال ہوا ہے، جس کے معنیٰ ہیں باہم کٹ مرنا، دوسری روایت کے مطابق اس جنگ میں ۹۹٪ شرکاء کٹ مریں گے، اب شکیل بتائے کہ حضرت جی کے بعد جب مرکز میں امارت پرغوروخوض ہوا، تو تینوں میں کتنی تلواریں چلیں؟ باہم کتنا کشت وخون ہوا؟ اور تمام فریقوں کے مقتولین کی تعداد کیا رہی؟ کیا وہ قیامت تک ان سوالوں کا جواب دے سکتا ہے؟ قلم کی عیاری دیکھیے کہ ظالم، کس خوبصورتی سے مذکورہ علماء کو اقتدار کا خواہاں، مال ودولت کا حریص، اور مفاد پرست ثابت کررہا ہے!! بھلا ان بزرگوں کا اس علامت سے کیا تعلق؟ شکیل مشرق کے لفظ کو پکڑکر ہندوستان سے امام مہدی کے مکہ جانے کی بات کرتا ہے؛ حالاں کہ دریائے فرات کے مشرق میں افغانستان واقع ہے، ہندوستان نہیں، پھراس مفہوم کی مذکورہ دونوں روایتوں میں کوئی صراحت نہیں کہ مشرق سے جانے والے لوگ امام مہدی کا دستہ ہوں گے اور انہیں کی معیت میں وہ عراق کا سفر کریں گے، یہاں صرف اس جماعت کا تذکرہ ہے، جو افغانستان سے جاکر سب سے پہلے مہدی کی مدد کرے گی، شکیل کے باطل دعوے کی اس میں کوئی گنجائش نہیں ہی۔

آٹھویں علامت:

عہد آخر میں ملت کی زبوں حالی پر خاصان امت ماہئ بے آب کی طرح تڑپ رہے ہوں گے، ان کی خواہش ہوگی کہ مہدی جلد از جلد ظاہر ہوکر باطل طاقتوں کا زور توڑیں اور عالم اسلام ایک بار پھر شان وشوکت کے بلند مقام پر فائز ہو؛ چناں چہ مسند احمد، مصنف ابن ابی شیبہ، سنن ابی داؤد، اوسط طبرانی اور مستدرک حاکم وغیرہ کی صحیح روایات بتاتی ہیں کہ حجازی حاکم کی وفات کے بعد امام مدینے سے بھاگ کر مکہ آجائیں گے، مبادا لوگ ان پر حکومت کی ذمہ داریاں ڈال دیں؛ لیکن ان کی غیر معمولی شخصیت کے پیش نظر امت کے ذمہ دار انھیں ڈھونڈ کر بیعت کے لیے مجبور کریں گے اور بالآخر رکن یمانی اور مقام ابراہیم کے درمیان مہدی کا علانیہ ظہور ہوگا، باری تعالیٰ ان کے ارد گرد بادل کے ٹکڑوں کی طرح مخلصین کو جمع کردے گا اور دیکھتے ہی دیکھتے حرم میں ایمان ویقین کے متوالوں کا ایک سمندر ٹھاٹھیں مارنے لگے گا۔

یہ ہے وہ عقیدہ جس پر امت پہلی صدی ہجری سے پندرہویں صدی تک ایمان رکھتی آئی ہے اور اس طویل زمانے میں کسی بھی بھلے مانس نے اس میں شک نہیں کیا، شکیل مہدی کی اس عمومی معرفت کا مذاق اڑاتے ہوئے لکھتا ہے کہ امت کے اہل حق کیا اتنے بے وقوف ہوں گے کہ سابقہ تعارف کے بغیر کسی گمنام کا دامن فوراً تھام لیں، ایسا تو حضورؐ کے ساتھ بھی نہیں ہوا، ایک تو نبی سے کسی امتی کا موازنہ ہی جہالت کی علامت ہے، پھر وہ اس موٹی حقیقت کو نہیں جانتا کہ حضور کی بعثت بت پرست مشرکوں میں ہوئی تھی اور وہاں مسئلہ کفر چھوڑ کر ایمان لانے کا تھا، جو یقیناً ایک مشکل چیز ہے، جب کہ مہدی کے مخاطب مسلمان ہیں اور وہ بھی علم ومعرفت کے بلند مقام پر فائز ہیں؛ اس لیے حکومت کے سقوط کے بعد انھیں اس حسنی نسب شخصیت سے زیادہ خلافت کے لائق کوئی دکھائی نہیں دے گا، وہ ایمانی فراست کی بدولت انھیں پہچان کر فوراً عمومی بیعت کیلئے مجبور کریں گے، اس صورت میں اہل حق کی پیش قدمی خالص فطری اور منطقی نظر آتی ہے اور اسباب کی رو سے بھی ہم واقعات کے تسلسل کو ایک فطری نتیجہ ماننے پر مجبور ہیں، یہاں

مہدی کو گمنام اور پردیسی قرار دے کر امت کے ذمہ داروں کا مذاق اڑانا سراسر جہالت اور پرلے درجہ کی عیاری ہے، اگر وہ صحاح ستہ کی دو چار حدیثیں ہی پڑھ لیتا، تو اسے معلوم ہو جاتا کہ امام مہدی کو سب سے پہلے مکہ مکرمہ کے لوگ پہچانیں گے اور بیت اللہ کی تجلیات کی بدولت انہیں جو ایمانی فراست حاصل ہوگی وہ خود کشاں کشاں انہیں مہدی کے در پر لے جائے گی اور بیت اللہ اور مقام ابراہیم کے درمیان علانیہ بیعت ہونے کے بعد جب شامی لشکر کے دھنسنے اور سفیانی کی شکست کی کرامت ظاہر ہوگی تو پھر امت کا ہر طبقہ ان پر چاروں طرف سے بیعت کے لئے ٹوٹ پڑے گا اور ہر روز حالات وواقعات ان کی عقیدت وصداقت میں اضافہ کرتے رہیں گے، تو خلاصہ یہ نکلا کہ مہدی کی بیعت وظہور واقعاتی طور پر ہوگی، انہیں اس نالائق کی طرح کوئی دعویٰ کرنا نہیں پڑے گا۔

شکیل ہندوستان میں پیدا ہوا ہے اور مکہ جا کر دعویٰ کرنا اس کے لئے واقعتا بہت بڑا دردِ سر ہے؛ اس لیے ایک طرف اس نے مہدی کے اچانک ظہور کا انکار کیا، تو دوسری سمت مندرجہ ذیل دو حدیثیں پیش کر کے امام کی جلاوطنی کا بڑا پر فریب افسانہ گڑھا ہے۔

وعن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخرج من وراء النهر یقال له الحارث بن حراث علی مقدمته رجل یقال له منصور یوطن اویمکن لآل محمد کمامکنت قریش لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وجب علی کل مؤمن نصرہ اوقال اجابته۔ (رواہ ابوداؤد)

حضرت علی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہر کے پیچھے سے ایک شخص کا ظہور ہوگا، جس کو حارث بن حراث کہا جائے گا، اس کے لشکر کے سب سے اگلے حصہ پر ایک شخص نگراں ہوگا، جس کا نام منصور ہوگا، وہ اہل بیت کی اسی طرح پشت پناہی کرے گا، جس طرح قریش نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پشت پناہی کی، ہر مسلمان پر اس کی مدد کرنا یا فرمایا اس کی ہم نوائی کرنا واجب ہے۔

عن عبد اللہ قال بینما نحن عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اذا قبل فتیۃ من بنی ھاشم فلما راٰھم النبی صلی اللہ علیہ وسلم اغرورقت عیناہ وتغیر لونہ قال فقلت مانزال نری فی وجھك شیئا نکرھہ .فقال انا اھل بیت اختار اللہ لنا الاخرۃ علی الدنیا وان اھل بیتی سیلقون بعدی بلاء وتشریدا وتطریدا حتی یأتی قوم من قبل المشرق معھم رایات سود فیسألون فلا یعطون ما سألوا یقبلونہ حتی بلغوھا إلی رجل من اھل بیتی فیملؤھا قسطا کما ملؤوھا جورا .فمن ادرك ذلك منکم فلیأتھم ولو حبوا علی الثلج. (سنن ابی ماجہ)

حضرت عبد اللہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ اچانک چند ہاشمی نوجوان آپ کے پاس آئے، انہیں دیکھ کر حضورؐ کی آنکھیں ڈب ڈبا گئیں، چہرے کا رنگ بدل گیا، فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ اللہ کے رسول کیا بات ہے کہ ہم برابر آپ کے چہرے پر ایسا تاثر محسوس کرتے ہیں، جس سے ہمیں تکلیف ہوتی ہے، حضورؐ نے فرمایا کہ ہم اہل بیت ہیں، اللہ نے ہمارے لیے دنیا کے بجائے آخرت مقدر کی ہے میرے اہل بیت بعد میں مصیبت وجلاوطنی سے دوچار ہوں گے؛ تا آں کہ آخر میں کچھ لوگ مشرق کی طرف سے آئیں گے، جن کے جھنڈے کالے ہوں گے وہ خیر کے متلاشی ہوں گے؛ لیکن وہ انہیں نہیں دی جائے گی، تو پھر وہ قتال کریں گے اور حسب ضرورت ان کی مدد کی جائے گی؛ لیکن وہ اقتدار کو قبول نہ کریں گے؛ تا آں کہ ان جھنڈوں کو میرے خانوادے کے ایک شخص کے سپرد کردیں گے، وہ دنیا کو انصاف سے اس طرح بھر دے گا، جس طرح لوگوں نے اسے ظلم سے بھر دیا تھا، اگر تم میں سے کوئی بھی اس عہد کو پائے، تو ان لوگوں کے پاس ضرور پہنچے، خواہ اسے برف پر گھسٹ کر ہی کیوں نہ جانا پڑے۔

راویوں کے مضبوط ہونے کے ساتھ حدیث کی صحت کے لئے سند کا متصل ہونا بھی ضروری ہے، اگر دونوں میں سے کوئی ایک شرط بھی مفقود ہوگی، تو روایت کمزور قرار پائے

گی، مندرجہ بالا پہلی حدیث میں دو خامیاں ہیں، ایک سند میں، دوسری رجال میں، دسویں صدی ہجری کے مشہور محدث امام منذری نے اسے منقطع قرار دیا ہے، یعنی سند متصل نہیں ہے، اس کی کوئی کڑی غائب ہے، جب کہ راویوں میں ابوالحسن کوفی اور ھلال بن عمرو کوفی دونوں مجہول ہیں، محدثین انھیں جانتے تک نہیں، پھر اس کا مضمون بھی ضعف کی شہادت دیتا ہے، قریش نے حضورؐ کو کبھی پناہ نہیں دی، وہ تو شروع ہی سے آپ کی مخالفت پر اترے، الزامات لگائے، بے رحمی سے ستایا، قتل کی سازشیں کیں اور آٹھ سال تک جنگیں لڑیں، موٹی سی بات ہے، اگر قریش حضورؐ کو پناہ دیتے تو آپ کو مکہ چھوڑ کر مدینہ ہجرت کیوں کرنی پڑتی؛ الغرض روایت ودرایت دونوں اعتبار سے حدیث مستند نہیں اور نہ ہی اس سے شکیل کی بکواس کی کوئی تائید ہوتی ہے۔

جب کہ دوسری حدیث سند ومتن کے اعتبار سے زیادہ کمزور نہیں؛ لیکن اس میں بھی پہلے تو عہد رسالت کے بعد اھل بیت کی پریشانیوں کا تذکرہ ہے، پھر ایک قوم کا مشرق سے آکر لڑنے کا حضورؐ نے ذکر کیا اور صاف بتلایا کہ وہ لوگ فتح ونصرت کے باوجود خود حکومت قبول نہیں کریں گے؛ بلکہ یہ امانت وہ امام مہدی کو سونپیں گے، گویا یہ فاتحین ضرور مشرق سے آئیں گے؛ لیکن امام مہدی حجاز ہی میں ہوں گے، حدیث میں کوئی ایک لفظ بھی ایسا نہیں ملتا، جس سے یہ ثابت ہو کہ مسلمان امام کو جلاوطن کردیں گے، قارئین اگر روایات پر دوبارہ نظر ڈالیں، تو وہ بے ساختہ اس نتیجے پر پہنچیں گے کہ یہاں ایسا کوئی تذکرہ نہیں اور شکیل صاف جھوٹ بول رہا ہے، یہ شخص بھارت میں پیدا ہوا اور یہیں پلا بڑھا اور یہیں قیام پذیر ہے، تو وہ جلاوطنی کا شوشہ چھوڑ کر آخر کیا ثابت کرنا چاہتا ہے، کیا وہ حجاز میں پیدا ہوا تھا، جو اسے جلاوطن کردیا گیا، شکیل بتائے کہ اسے کس نے جلاوطن کیا اور کب کیا؟۔

شکیل نے ہندوستانی پیدائش ورہائش کو زبردستی جلاوطنی کا نام دے کر اپنے مریدوں

سے وعدہ کیا تھا، کہ ۲۰۰۹ء میں چالیس سال عمر ہونے کے بعد وہ ۳۱۳ / چیلوں کو لے کر حجاز کا سفر کرے گا، پھر مکہ میں اس کی مہدویت کا اعلان ہوگا اور پوری دنیا میں شکیل کی حکومت قائم ہوجائے گی، اسے اندازہ نہ تھا کہ وقت کتنی تیزی سے گذرتا ہے؛ چناں چہ مذکورہ سال نے جب اس کے دروازے پر دستک دی، تو وہ بری طرح بدحواس ہوگیا، قادیانی کی طرح جھوٹی پیشین گوئیاں شروع کردیں اور حجاز روانگی کو دو ایک سال نہیں اس نے پورے چوبیس سال آگے بڑھا دیا؛ کیوں کہ مکہ کا سفر بڑا جوکھم بھرا ہے اور اسے خوب معلوم ہے کہ سعودی حکومت ہندوستانی کذاب کا سر بھی اسی تلوار سے کاٹ دے گی، جس سے ۱۹۸۱ء میں اس نے قحطانی کذاب کا سر کاٹا تھا؛ اس لیے شکیل سردست کوئی خطرہ مول لینے کے موڈ میں نہیں ہے اور ۲۰۳۳ء تک وہ سفر کا تذکرہ بھی نہیں کرنا چاہتا۔

نویں علامت:

امام مہدی کا ظہور ہوتے ہی ایک شامی حکمراں سفیانی ظالم مکہ پر فوج کشی کرے گا؛ تاکہ امت کے اس چراغ کو وہ روشن ہوتے ہی گل کردے اور مسلمان بے یار و مددگار ذلت کی وادی میں بھٹکتے رہیں، عین اسی وقت اللہ کی مدد آئے گی؛ کیوں کہ قدرت کا اصول ہے کہ کوئی تہی دست جماعت اگر دین کے تحفظ کے لیے اپنے تمام تر مسائل کو لے کر میدان میں آجائے، تو اس وقت رحمت الٰہی کو جوش آتا ہے اور آسمان سے فتح و نصرت کے فیصلے اترتے ہیں، تاریخ دعوت و عزیمت ایسی مثالوں سے بھری پڑی ہے؛ چناں چہ اسی سنت کے مطابق سفیانی کا پہلا لشکر بیداء کے صحراء میں دھنسا دیا جائے گا اور جب وہ خود دوسرا لشکر لے کر حملہ کرے گا، تو تمام تر تیاریوں کے باوجود بری طرح شکست کھائے گا اور مسلمان غزوۂ بدر کی طرح فتحیاب ہوں گے۔

یہ مہدی کی ایسی روشن نصرت و کرامت ہوگی، جسے دیکھ کر لوگ دیوانہ وار ان کی بیعت کے لیے ٹوٹ پڑیں گے، شکیل کیوں کہ جھوٹا مہدی ہے اور اس کے ڈرامے پر ایسی

کوئی علامت ظاہر نہ ہو سکتی تھی؛ اس لیے وہ مہدی کے ظہور کی تمام علامتوں کے انکار پر تلا ہے، خصوصاً سفیانی کے باب میں تو وہ بڑی جھنجھلاہٹ اور بے بسی کا شکار نظر آتا ہے، اس نے یہاں جاہلانہ شبہ پیش کیا کہ اتمام حجت کے بغیر ایسا عذاب تو فرعون اور مشرکین مکہ پر بھی نہ آیا، کوئی اس جاہل سے پوچھے کہ کیا قرآن وحدیث میں باغی و گنہگار مسلمانوں پر ایسا عذاب نہ آنے کی خبر دیدی گئی ہے؟ اور کیا یہ اللہ کی سنت کے خلاف ہے؟ حدیث میں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فاسقوں کی بابت ایسے ہی عذابوں سے ڈرایا ہے؛ چناں چہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اتخذ الفئ دولا والامانة مغنما والزكوٰة مغرما وتعلم لغير الدين واطاع الرجل امراته وعق امه وادنى صديقه واقصى اباه. وظهرت الاصوات فى المساجد وساد القبيلة فاسقهم وكان زعيم القوم ارذلهم واكرم الرجل مخافة شره وظهرت القينات والمعازف وشربت الخمور ولعن اخر هذه الامة اولها فليرتقبوا عند ذلك ريحا حمراء وزلزلة اوخسفا ومسخا وقذفا وايات تتابع كنظام بال قطع سلكه فتتابع؛ (جامع الترمذى باب ماجاء فى اشراط الساعة)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب سرکاری خزانہ (امرائ) کی خوراک بن جائے، امانت مال غنیمت بن جائے، زکوۃ ڈنڈ سمجھی جائے، مسجدوں میں آوازیں گونجنے لگیں، فاسق خاندان کا سربراہ ہو، بدترین شخص لوگوں کا لیڈر ہو، گلوکاراؤں اور سارنگی کا عروج ہو، شرابیں پی جائیں، امت کے بعد والے لوگ پہلوں کو برا کہیں، تو اس وقت انتظار کرو "سرخ آندھی" کا، زلزلے کا، زمین دھنس جانے کا، صورت کے بگڑ جانے کا، پتھروں کی بارش کا اور پے در پے ایسے عذابوں کا؛ گویا تسبیح کا دھاگا ٹوٹ جائے اور دانے بکھر پڑیں۔

دیکھئے یہاں کبیرہ گناہوں کی کثرت پر حضورؐ نے صراحۃً زمین دھنسنے، زلزلہ آنے، سرخ آندھیاں چلنے اور صورتیں بگڑنے کی خبر دی ہے، سفیانی پر آنے والا عذاب بھی اسی نوعیت کا ہے؛ کیوں کہ وہ حسد وبغض میں اندھا ہوکر خلیفۂ وقت سے جنگ کر رہا ہے، جو شریعت کی رو سے اتنا بڑا گناہ ہے، جس کی سزا قرآن وحدیث نے قتل مقرر کی ہے؛ اس لیے شکیل کا اعتراض اس کی کم علمی کا نتیجہ ہے اور اس علامت کی روشنی میں بھی وہ جھوٹا ٹھہرتا ہے۔

دسویں علامت:

سفیانی کو شکست دے کر امام مہدی مدینہ منورہ کی زیارت کریں گے اور اس کے بعد وہ تیزی سے شام کی سمت روانہ ہوں گے؛ تا کہ ان صلیبیوں کی طاقت توڑ سکیں، جو وہاں اعماق اور دابق کی بستیوں میں بیٹھے، مدینہ پر حملے کا منصوبہ بنا رہے ہوں گے، مستدرک حاکم کی صحیح روایت کے مطابق اس وقت مسلمانوں کے لشکر کی تعداد بارہ یا پندرہ ہزار ہوگی، شکیل کہتا ہے کہ ایک ارب مسلمانوں کی موجودگی میں اتنے چھوٹے لشکر کی فراہمی اس بات کی دلیل ہے کہ سب لوگ اور خصوصاً علماء شروع میں ان کی مخالفت کریں گے، کوئی جا کر اس جاہل سے پوچھے کہ غزوۂ بدر میں کیا ۳۱۳/ مسلمان ہی حضورؐ کے ہم نوا تھے اور باقی صحابہ آپ کی مخالفت پر کمربستہ تھے، جونعوذ باللہ گھر بیٹھے رہے؟

اسی طرح فتح مکہ کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صرف دس ہزار صحابہ تھے، کیوں؟ کیا اس وقت مسلمانوں کی تعداد اتنی ہی تھی؟ یا دیگر صحابہ حضور کی مخالفت کر رہے تھے؟ نصرت وحمایت کرنے والا ہر شخص جنگی صلاحیت رکھتا ہے اور نہ ہی دور دراز ملکوں سے ہر مسلمان فوراً پہنچ سکتا ہے، پھر لشکر تمام ہم نواؤں پر مشتمل نہیں ہوتا، ہندوستان کی آبادی ایک ارب سے زائد ہے؛ لیکن فوجیوں کی تعداد پچھتر لاکھ ہے، شکیل بتائے کہ کیا باقی شہری ملک کی سلامتی اور اسکے تحفظ کے مخالف ہیں؟ شکیل مہدی کے لشکر کو حقیر بتاتا ہے؛ حالاں کہ

اس وقت پندرہ[۱] ہزار کی تعداد فراہم کر لینا بہت بڑے جوکھم کا کام ہے اور ہنگامی حالات میں یہ کارنامہ صرف امام مہدی جیسے مثالی قائد ہی انجام دے سکتے ہیں؛ الغرض! شکیل اس علامت کی رو سے بھی جھوٹا ہے؛ کیوں کہ مہدویت کے دعوے کے بعد نہ وہ آج تک مدینہ گیا اور نہ ہی عیسائیوں سے اس کی کوئی جنگ ہوئی، ہم نے نیٹ پر مباحثے کے دوران شکیل سے پوچھا کہ صحاح ستہ کی حدیث تو یہ بتاتی ہیں کہ امام مہدی ظہور و بیعت کے بعد دشمنوں کی سرکوبی، ملت کی شیرازہ بندی اور جزیرۃ العرب کے تحفظ کے لیے سرگرم ہوجائیں گے، اگر وہ واقعتاً اپنے آپ کو مہدی سمجھتا ہے، تو پھر چلمن کے اندر کیوں چھپا بیٹھا ہے، کیا ظہور کے بعد وہ امام مہدی کے چھپنے کی کوئی حدیث صحاح ستہ سے پیش کر سکتا ہے؟ یہ سوال اس کے لئے بڑا سوہانِ روح تھا؛ اس لیے یہ کہہ کر بھاگ کھڑا ہوا کہ آسمانی رہبر خوب جانتا ہے کہ اسے کیا کرنا چاہیے، وہ اپنے مفاد میں کام کرتا ہے، مخالفوں کے حساب سے نہیں، میری ذات وصفات ہی میرے دعوے کی دلیل ہیں، قارئین! اندازہ لگائیں کہ یہ شخص کتنا عیار اور شاطر ہے، اب اسے حدیث کی پرواہ نہیں، بس وہ جو بک دے، اسی کو مان لو اور دلیل کا مطالبہ نہ کرو، اسے معلوم ہونا چاہیے کہ امت مسلمہ ابھی اتنی بے شعور نہیں ہے کہ ایسی شعبدہ بازیوں سے دھوکہ کھا جائے، وہ فوراً دلیل پیش کرے؛ ورنہ کم از کم تسلیم کرے کہ صحاحِ ستہ اس کے سر پر ہاتھ رکھنے کو تیار نہیں ہے۔

۱۔ یہ محض ایک مغالطہ ہے؛ ورنہ مسلمان اس وقت ڈھائی ارب سے کم نہیں اور بقیہ ڈھائی ارب میں ساری قومیں شامل ہیں، عیسائیوں کی تعداد مسلمانوں سے کبھی زیادہ نہیں ہوسکتی، نہ ان کے ملکوں کی تعداد ہم سے زیادہ ہے اور نہ ہی وہ دوسرے ملکوں میں ہم سے بڑی اکثریت رکھتے ہیں، پھر ان کی بود و باش ایسے ٹھنڈے علاقوں میں ہے، جہاں پیدائش کی شرح ہی بہت کم ہے، اس کے برخلاف ۵۶ / ملک تو خالص ہمارے ہیں اور غیر اسلامی ملکوں میں ہماری تعداد کروڑوں میں ہے؛ جب کہ ہماری پیدائش کی شرح کو تو دشمن بھی سب سے زیادہ تسلیم کرتے ہیں، پھر عیسائیوں کی تعداد کیوں کر ہم سے زیادہ ہوسکتی ہے؟ مسلمانوں کی تعداد کم بتانا دشمنوں کا پرانا حربہ ہے۔

گیارہویں علامت:

صحیح مسلم، سنن ابی داؤد اور جامع ترمذی کی احادیث بتاتی ہیں کہ امام مہدی ان عیسائیوں کو شکست دینے کے بعد پھر اٹلی پر چڑھائی کریں گے اور واپسی میں وہ بحری سمت سے آکر قسطنطنیہ پر بھی ہلالی پرچم لہرائیں گے، شکیل دس پندرہ سال سے دہلی میں بیٹھا ہے؛ لیکن ان ملکوں کی اس نے آج تک صورت بھی نہیں دیکھی، وہ انھیں جنگ کر کے فتح تو کیا کرتا۔

بارہویں علامت:

سنن ابی داؤد کی حدیث میں صراحت ہے کہ امام مہدی کے ظاہر ہونے کے چھ سال بعد دجّال نکل آئے گا، شکیل کے دعوے پر تقریباً دس سال سے زائد عرصہ گذر گیا؛ لیکن ابھی تک دجّال نہیں آیا، معلوم ہوا یہ مہدی نہیں کذّاب ہے؛ ورنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان بھلا کس طرح غلط ہوسکتا ہے، یہاں اس بات کی وضاحت بھی ضروری ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کو ایک انسان قرار دے کر اس کی نسل وقوم، جسمانی حلیے اور شعبدے بازی کی مکمل تفسیر بیان کی ہے؛ لیکن شکیل اور اس کے ہمنوا امریکہ وغیرہ کو دجال بتا کر اپنا دعویٰ ثابت کرنا چاہتے ہیں؛ حالاں کہ اس سے پہلے انہیں اصولی طور پر صحاحِ ستہ سے ایسی حدیث دکھانی ہوگی، جس میں حضور نے کسی ملک کو دجال کہا ہو؛ ورنہ اس نالائق کا دعویٰ باطل سمجھا جائے گا۔

تیرہویں علامت:

صحیح بخاری، صحیح مسلم، سنن ابی داؤد، جامع ترمذی، مسند احمد اور مستدرک حاکم کی روایات کے مطابق دجّال دمشق میں آکر جب امام مہدی کا محاصرہ کرے گا، تو ان کی مدد کے لیے آسمان سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اتر آئیں گے اور مسلمانوں کے ساتھ وہ دجّال کا تعاقب کر کے اُسے اسرائیل میں جا کر قتل کریں گے اور یہودیوں کا اس دن بالکلیہ استیصال ہوجائے گا، شکیل برسوں سے دہلی میں بیٹھا ہے، اس کا دجّال نے محاصرہ کیا اور نہ

حضرت عیسیٰ اترے اور نہ ہی آج تک اس کی یہودیوں سے کوئی جنگ ہوئی، معلوم ہوا کہ وہ مہدی نہیں پکا جھوٹا ہے۔

چودہویں علامت:

ظہور کے بعد امام مہدی باطل کو شکست دے کر صرف نو سال کے اندر پوری دنیا میں اسلامی خلافت قائم کر دیں گے اور زمین و آسمان سے رحمت و برکتیں امنڈ پڑیں گی، شکیل کو مہدویت کی دکان سجائے ۱۰/ سال سے زائد گذر گئے؛ لیکن اس سے آج تک لکشمی نگر میں بھی کوئی حکومت قائم نہ ہوئی؛ یہی چیز اس کے فراڈ کی دلیل ہے۔

پندرہویں علامت:

باطل کی شکست، دنیا کی فتح، عالمی خلافت کے قیام اور برکتوں کے نزول کے بعد سنن ابی داؤد کی روایت کے مطابق امام مہدی سات یا نو سال میں دنیا کو داغ مفارقت دیں گے، شکیل کو مہدویت کا دعویٰ کئے ۱۰/ سال گذر گئے، نہ دنیا فتح ہوئی اور نہ ہی باطل شکست کھایا اور نہ ہی شکیل نے دنیا سے رخت سفر باندھا، حالاں کہ اگر وہ اپنے دعوے میں سچا ہوتا تو اسلامی انقلاب بھی برپا ہوجاتا اور وہ خود بھی حضور کی صراحت کے عین مطابق بہت پہلے مرجاتا، معلوم ہوا کہ وہ سچا نہیں جھوٹا مہدی ہے؛ اسی لئے تو ابھی تک زمین پر بوجھ بنا بیٹھا ہے۔

مہدی وشکیل کا تقابلی جائزہ:

یہ ہیں وہ چند علامات، جن کی روشنی میں شکیل کا فراڈ پوری طرح کھل کر سامنے آجاتا ہے اور اس کے چہرے پر پڑے تمام پردوں کی دھجیاں اڑ جاتی ہیں، اب ہم گذشتہ تفصیلات کا اک خلاصہ پیش کرتے ہیں؛ تاکہ قارئین امام مہدی اور شکیل کے درمیان بھاری فرق کا آسانی سے اندازہ کرسکیں۔

(۱) امام مہدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی نسل سے ہوں گے اور ان کا تعلق حسنی شاخ سے ہوگا، شکیل عجمی ہے اور اس کا ان تینوں

نسبتوں سے دوُ ردوُ ر تک کوئی تعلق نہیں۔

(۲) امام مہدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت گاہ مدینہ منورہ میں پیدا ہوں گے،شکیل بھارت کا رہنے والا ہے اوراس کی پیدائش بہار کے دربھنگہ ضلع میں ہوئی ہے۔

(۳) امام مہدی کا نام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح محمد بن عبداللہ ہوگا، جب کہ اس مدعی کا نام شکیل بن حنیف ہے۔

(۴) امام مہدی کی ناک بلند وستواں، چہرہ روشن اور شخصیت بڑی حسین اور پُراثر ہوگی، شکیل کی ناک غیرستواں، رنگ پکّا اور شخصیت بالکل بےوقعت ہے۔

(۵) امام مہدی کے خروج سے پہلے سونے کے پہاڑ کا ظہور، تین شہزادوں کی جنگ، نفس زکیہ کی شہادت، ملک شام پر عیسائیوں کی یلغار، سفیانی کی قتل وغارت گری، منیٰ میں حجاج کی خونریزی اور والئ حجاز کی وفات جیسے اہم واقعات رونما ہوں گے،شکیل کے دعوے سے پہلے ان میں سے کوئی ایک بھی پیش نہیں آیا۔

(۶) امام مہدی کا ظہور بیت اللہ اور مقام ابراہیم کے درمیان ہوگا، اہل مکہ کے بعد شام کے اولیاء اور عراقی مجاہدین کے جتھے ان سے آکر بیعت کریں گے،شکیل نے یہ دعویٰ ازخود دربھنگہ یا لکشمی نگر میں کیا اور اس کی بیعت کے لئے شام وعراق سے کوئی کانی چڑیا بھی نہیں آئی؛اس لیے وہ آج تک بس ایک چھوٹے سے مفاد پرست ٹولے پر منحصر ہے۔

(۷) امام مہدی پر چڑھائی کرنے والا سفیانی کا پہلا لشکر زمین میں دھنس جائے گا اور جب وہ ازخود ان پر حملہ آور ہوگا،تو مادی اور افرادی طاقت سے تہی دامن ہونے کے باوجود وہ اسے بھاری شکست دیں گے،شکیل پر کسی لشکر نے چڑھائی کی اور نہ ہی اس کا کوئی مخالف آج تک زمین میں دھنسا اور جنگ تو دوُ ر وہ تو کسی سے مناظرہ یا مباہلہ کرنے کی بھی ہمت نہیں کرتا؛ چناں چہ ہمارے بار بار چیلنج کے باوجود وہ مقابلہ پر نہیں آیا اور بدستور اپنے بل میں چھپا رہا۔

(۸) امام مہدی ملک شام، اٹلی اور قسطنطنیہ کو فتح کرنے کے بعد دجال سے لڑنے کی تیاری دمشق کی جامع اموی میں کریں گے، شکیل ان میں سے کوئی ملک فتح نہ کر سکا اور دمشق کے بجائے بھارت کے پڈے گاؤں میں عیش کی زندگی کاٹ رہا ہے۔

(۹) امام مہدی کے ظہور کے چھ سال بعد دجال نکل آئے گا اور اسی کو قتل کرنے کے لیے حضرت عیسیٰ علیہ السلام جامع اموی دمشق کے سفید منارے پر آسمان سے اتریں گے، شکیل کو دعویٰ کیے مدت گذر گئی، نہ دجال آیا اور نہ ہی عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اترے۔

(۱۰) حضرت عیسیٰ علیہ السلام امام مہدی کی معیت میں دجال و یہود کو قتل کر کے اسرائیل کا نام و نشان مٹا دیں گے اور پھر چند ماہ کے اندر پوری دنیا فتح ہو جائے گی، شکیل کا یہودیوں سے لڑنے ہی کا کوئی ارادہ نہیں؛ اس لیے دنیا تو کجا وہ آج تک لکشمی نگر یا پڈے گاؤں کو بھی فتح نہ کر سکا۔

(۱۱) امام مہدی تمام فتوحات کو انجام دے کر ظہور کے سات یا نو سال بعد انتقال فرمائیں گے، شکیل اپنے دعوے کے پندرہ سال بعد بھی زندہ ہے اور ۲۰۲۳ء تک اس کا مرنے کا ابھی کوئی ارادہ نہیں۔

یہ ہے امام مہدی کی علامات کی روشنی میں شکیل کا ایک مختصر جائزہ!! اب قارئین فیصلہ کریں کہ جو ہر کسوٹی پر کھوٹا ثابت ہوا ہو اور حضور کی بیان کردہ کوئی ایک علامت بھی اس پر فٹ نہ ہوتی ہو، وہ آخر کیوں کر مہدی ہو سکتا ہے؟ ہمارے مندرجہ بالا تجزیے کو پڑھ کر معمولی عقل رکھنے والا شخص بھی یہ فیصلہ کرنے پر مجبور ہوگا کہ شکیل محض ایک فراڈی ہے اور امام مہدی کا روپ دھار کر وہ مسلمانوں کو بے وقوف بنانا چاہتا ہے۔

مسیحیت کا دعویٰ:

تاریخ بتاتی ہے کہ جو شخص بھی مہدیت کا علم لے کر اٹھتا ہے، وہ دیر یا سویر مسیحیت کا دعویٰ بھی ضرور کرتا ہے، مرزا غلام احمد قادیانی اس کی سب سے قریبی مثال ہے؛ چناں چہ

مہدیت میں ناکامی کے باوجود شکیل نے اپنے جھوٹ سے توبہ نہیں کی اور مزید ایک قدم آگے بڑھ کر اس نے بھی قادیانی کی طرح مسیحیت کا دعویٰ کر ڈالا، اس کا کہنا تھا کہ میری اپنی روح تو کبھی کی نکل چکی ہے، اب میرے جسم میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی روح کارفرما ہے، اور میں مہدی ہونے کے ساتھ مسیح بن مریم بھی ہوں، شکیل نے ابن ماجہ کی ایک ضعیف اور مجمل روایت ''**لا المهدی الا عیسیٰ بن مریم**'' سے دلیل پکڑنے کی کوشش کی ہے؛ حالاں کہ وہ علم حدیث سے اگر ذرا بھی واقف ہوتا، تو یہ حماقت ہرگز نہ کرتا؛ کیوں کہ کسی بھی روایت سے استدلال اسی وقت درست ہوتا ہے، جب کہ وہ سنداً مضبوط ہو اور اس کے معانی و مطالب میں کوئی احتمال نہ ہو، یہاں دونوں شرطیں مفقود ہیں، نہ روایت مضبوط ہے اور نہ ہی مفہوم قطعی الدلالۃ ہے، ایک راوی محمد بن خالد جندی غیر معروف اور مجہول ہیں، یعنی محدثین انھیں جانتے تک نہیں، ایسا راوی قابل اعتبار نہیں ہوتا ہے اور اس کی روایت کمزور ٹھہرتی ہے، یہی وجہ ہے کہ مذکورہ حدیث کو امام حاکم، شیخ الاسلام ابن تیمیہ، حافظ ذہبی، ملا علی قاری، صنعانی، شوکانی اور البانی وغیرہ جیسے بلند پایہ علماء نے موضوع قرار دیا ہے۔

لیکن سند کی کمزوری سے ہم اگر چشم پوشی بھی کریں، تو بھی اس کا مفہوم شکیل کے دعوے کی تصدیق نہیں کرتا اور وہ اس حقیقت کی طرف اشارہ کرتا ہے، جس پر مجدد ملت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ نے "مواخذۃ الظنون عن کلام ابن خلدون" میں روشنی ڈالی ہے، وہ فرماتے ہیں کہ یہاں مسیح و مہدی کے زمانے کی قربت کی تاکید ہے، یعنی جیسے ہی مہدی دنیا میں ظاہر ہوں گے، فوراً حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اتر آئیں گے، کلام عرب میں یہ اسلوب پہلے سے رائج ہے اور لفظ مہدی کا حدیث میں معرفہ کی صورت میں آنا بھی اسی کی دلیل ہے، عربی زبان سے واقفیت رکھنے والے حضرات اسے اچھی طرح سمجھ سکتے ہیں۔

خواب سے استدلال:

روایت و درایت کی رو سے حدیث کی تشریح کے بعد شکیل کے پاس اس کے سوا کوئی چارہ نہیں رہا کہ وہ دلیل کی تلاش چھوڑ دے اور کوئی اڑنگ بڑنگ ہانک کر آگے بڑھ جائے؛

چناں چہ اس نے اپنے ایک مرید کو فوراً خواب دیکھنے کا حکم دیا، اب جیسا پیر ویسا مرید، جب گرو دھڑلے سے جھوٹ بول رہا ہے، تو چیلا پیچھے کیوں رہے، وہ رات کو سویا اور صبح اعلان کر دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے خواب میں فرمایا کہ "لا المھدی الا عیسیٰ ابن مریم" کی حدیث صحیح ہے؛ لیکن افسوس میری امت اسے نہیں مانتی، لیجئے قصہ تمام ہوا، جو کام دلیل سے ہوتا، وہ اس نے خواب سے کر دکھایا، کوئی اس جاہل سے پوچھے کہ وہ کیا دنیا کی کسی عدالت میں خواب کی بنیاد پر کوئی مقدمہ لڑ سکتا ہے؟ اور کیا جج بھی اس خرافاتی دلیل کو تسلیم کرلے گا؟ اگر نہیں تو پھر یہ بھونڈا مذاق وہ دین وشریعت کے ساتھ کیوں کر رہا ہے؟ کیا عقل بالکل ہی ماری گئی یا وہ امت کی آنکھوں میں یوں دھول جھونکنا چاہتا ہے۔

حدیث کی صحت کا فیصلہ اگر خوابوں سے ہوتا تو علماء سند اور راویوں کی تحقیق میں اتنی محنت کیوں کرتے؟ بس دو چار خواب دیکھ لیتے اور بآسانی تمام روایتوں کی صحت اور کمزوری کا فیصلہ ہوجاتا؛ لیکن لگتا ہے کہ یہ گر تو بس شکیل ہی کو آتا ہے؛ اسی لیے وہ بے خوف ہوکر کھلی دھاندلی پر آمادہ ہے، اگر اس میں ہمت ہے، تو نیند سے بیدار ہوکر دن کی روشنی میں آئے اور کوئی ایک ایسی حدیث پیش کرے، جو اس کے دعوے کی صراحۃً تصدیق کرتی ہو، ہمارا چیلنج ہے کہ شکیل قیامت تک ایسا نہیں کرسکتا؛ کیوں کہ حدیث کے ذخیرے میں ایسی کوئی روایت موجود نہیں، ہاں! اس کے برعکس ایسی بے شمار احادیث موجود ہیں، جو صاف بتاتی ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیلی نبی تھے، وہ حضورؐ سے ۶۰۰ / سال پہلے مبعوث ہوئے، اور اب قیامت کے قریب دنیا میں دوبارہ آسمان سے اتریں گے؛ جب کہ امام مہدی خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد میں پیدا ہوں گے اور ان کا زمانہ خاتم النبیین کی بعثت کے بھی صدیوں بعد کا ہے، تو کُل ملا کر دونوں کی ولادت ہی میں کم از کم دو ہزار سال سے زائد کا فاصلہ ہوگیا، اب شکیل بتائے کہ وہ دونوں آخر کس طرح ایک شخص قرار دیے جاسکتے ہیں۔

حضرت عیسیٰ کا تعارف:

اس اصولی گفتگو کے بعد ایک نظر ہم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شخصیت پر بھی ڈالنا چاہتے ہیں؛ تا کہ ان کی سوانح حیات کی روشنی میں قارئین شکیل کا تقابلی مطالعہ کرسکیں۔

حضرت کا نام عیسیٰ، لقب روح اللہ اور کلمۃ اللہ ہے، ان کا کوئی باپ نہیں، والدہ کا نام مریم ہے، وہ عمران کی بیٹی اور ہارون کی بہن تھیں، ان کی عفت و شرافت مسلم ہے اور ان سے کرامتوں کا بھی صدور ہوا، یعنی انھیں بے موسم تازہ پھل ملتے تھے، وہ زندگی بھر کنواری رہیں؛ لیکن ایک دن فرشتے نے آکر پھونک ماری، تو انہیں حمل قرار پا گیا اور سیدنا عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے، قوم نے تہمت لگائی، تو نومولود بچہ بول پڑا کہ میں "اللہ کا بندہ ہوں، اس نے مجھے اپنا رسول بنایا اور کتاب عطا کی"۔

ابن مریم کا قد میانہ، رنگ سرخی مائل ہے، بال چمکدار کالے دراز اور گھنگھریالے ہیں، آپ بہت خوبصورت ہیں، صحابہ میں حضرت عیسیٰ کے شبیہ عروہ بن مسعود تھے، مسیح نے بہت سے معجزے دکھائے، برص کے مریضوں کو شفا دی، اندھوں کو بینا کیا، مٹی کے پرندوں میں روح پھونکی، مردے قبروں سے اٹھ کھڑے ہوئے اور اپنی تقریر دل پذیر سے معاشرے میں ایک کہرام مچا دیا، یہودیوں نے آپ کو پھانسی دینا چاہی؛ لیکن باری تعالی نے ان کے نرغے سے نکال کر صحیح سلامت آسمان پر اٹھالیا۔

اس وقت ابن مریم آسمان پر ہیں، وہ قیامت کے قریب دجال کو قتل کرنے کے لیے زمین پر اتریں گے، ان کا نزول شام میں ہوگا، مسلمان نماز فجر کی صفیں بنائیں گے، اقامت کہی جائے گی اور امام مہدی جیسے ہی نیت باندھنا چاہیں گے، اسی وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرشتوں کے کاندھوں پر مسجد اموی کے مشرقی منارے پر اتریں گے، ان کا لباس زرد رنگ کی دو چادریں ہوں گی، جنہیں وہ احرام کی طرح پہنے ہوں گے، ان کے ہاتھ میں حربہ ہوگا اور بال اتنے نرم و ملائم گویا ابھی غسل کیا ہے؛ اس لیے جب وہ سر جھکائیں گے، تو ان سے موتیوں کی طرح قطرے ٹپکیں گے، مسلمان فوراً پہچان لیں گے اور پوری مسجد میں خوشی کی

ایک لہر دوڑ جائے گی، امام مہدی امامت کی دعوت دیں گے، تو وہ انکار کردیں گے اور خود انھیں کو آگے بڑھا کر پہلی نماز مہدی کی اقتداء میں ادا کریں گے۔

حضرت عیسیٰ کے نزول کا مقصد دراصل اس فتنہ کا خاتمہ کرنا ہے، جسے احادیث میں دجّال کہا گیا ہے، یہ عہد آخر میں پیدا ہونے والے اس شخص کا نام ہے، جو تمام شیطانی اور جادوئی طاقتوں کے بل پر دنیا میں ادھم مچائے گا اور اس کا مقصد صرف اور صرف اسلام کو مٹانا ہوگا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس طرح تفصیل کے ساتھ اس کے حالات بیان کئے ہیں، ان سے صاف پتہ چلتا ہے کہ وہ ایک متعین شخص ہے، جو قیامت سے پہلے خروج کرے گا، کوئی ملک اور ادارہ نہیں ہے، جیسا کہ شکیل بک رہا ہے، وہ حماقت میں کبھی امریکا و فرانس کو اور کبھی اقوام متحدہ کو دجّال قرار دیتا ہے؛ حالاں کہ احادیث رسول کی روشنی میں یہ ملک اور ادارے دجّال کے نظام کا حصہ ہیں، بذات خود دجّال نہیں؛ کیوں کہ وہ تو یقینی طور پر ایک متعین شخص کا نام ہے، اب اس کی ذات و صفات کو کسی ملک یا ادارے پر فٹ کرنا، حدیث کے ساتھ بھونڈا مذاق اور بدترین شرارت ہے، جسے امت برداشت نہیں کرسکتی؛ چناں چہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نماز سے فارغ ہوکر، جب مسجد کا دروازہ کھلوائیں گے، تو باہر اپنے لاؤلشکر کے ساتھ دجّال موجود ہوگا، وہ کیوں کہ نقلی مسیح ہے؛ اس لیے اصلی مسیح عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھے گا، تو اس کی سٹی گم ہوجائے گی اور وہ فوراً ہی بھاگ کھڑا ہوگا، مسلمان اس کا تعاقب کریں گے اور اسرائیل کے شہر لد میں پہنچ کر اسے پکڑ لیا جائے گا، حضرت عیسیٰ علیہ اسلام فوراً اپنا نیزہ سینے میں اتار دیں گے، یہودیوں میں بھگدڑ مچ جائے گی؛ لیکن آج کوئی چیز انھیں پناہ نہ دے گی، در و دیوار تک علانیہ نشان دہی کریں گے، اس وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے سانس میں یہ تاثیر ہوگی کہ تا حدنگاہ وہ جس کافر کو بھی چھو لے گا، وہ تڑپ کر گر جائے گا، اس طرح صہیونیت کا بالکل خاتمہ ہوگا اور فتح کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام امام مہدی کے ساتھ ان تمام ملکوں کا بھی دورہ کریں گے، جہاں دجّال نے مسلمانوں پر قہر ڈھایا ہوگا، عالمی جہاد چھیڑ دیا جائے گا، ہر سمت مجاہدین فتح کے جھنڈے لہرائیں گے، نتیجۃً تمام مذاہب بے دست و پا ہوکر دم توڑ دیں گے۔

یہ انسانی تاریخ کا سب سے حسین دور ہوگا، برکتوں کی بارش ہوگی، زمین اپنے خزانے اگل دے گی، مال بہا بہا پھرے گا، دل بغض وحسد سے خالی ہوں گے، ہر سمت الفت ومحبت کا ڈھیر ہوگا، کیڑے مکوڑوں کا زہر جاتا رہے گا، یہاں تک کہ بچے سانپ سے کھلیں گے، بھیڑیا بکریوں کی پاسبانی کرے گا اور ایک چھوٹی سی بچی شیر کو بھگا دے گی۔

الغرض! عالمی سطح پر شریعت کے نفاذ کی بنا پر عدل وانصاف کا دور دورہ ہوگا اور اسلام بھی ہر طرف سے یکسو ہوکر اپنی گردن ڈال دے گا، اسی اثنا میں حضرت عیسیٰ پر وحی اترے گی کہ ''سد سکندری'' ٹوٹ چکی ہے اور یاجوج ماجوج کا لشکر تم پر دھاوا بولنے والا ہے؛ اس لیے وہ مسلمانوں کو لے کر کوہِ طور پر چلے جائیں گے، یاجوج ماجوج دراصل ایسی وحشی قوم ہے، جو انسانوں کی بہ نسبت ہزار گنا زیادہ ہے اور اللہ نے اسے کائنات ہی کے کسی مخفی علاقے میں قید کر رکھا ہے، دجال کے بعد اس کا خروج امت کے لیے سب سے بڑی آزمائش ہوگی، یہ ٹڈی دل کی طرح آکر پوری دنیا میں پھیل جائے گی، کھیتیاں برباد کریں گے، سمندر ڈکوس جائیں گے؛ حتیٰ کہ دوسرے لوگوں کو غلّہ کا ایک دانہ بھی ہاتھ نہ آئے گا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دعا کی بدولت بارگاہِ ایزدی میں ان کی تباہی کا فیصلہ کیا جائے گا، وہ سب طاعون میں مبتلا ہوں گے، اور دنیا لاشوں سے پٹ جائے گی، باری تعالیٰ ایک موسلا دھار بارش کے ذریعہ ان کی گندگیوں کو دھو دیں گے، پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کوہِ طور سے واپس ہوں گے، وہی نورانی دور دوبارہ پلٹ آئے گا، آپ فج الروحاء جائیں گے، حج وعمرہ بھی کریں گے، جب کہ نکاح حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم میں ہوگا، ان کی اولاد بھی ہوگی، چالیس سال دنیا میں رہیں گے، روضۂ نبوی سے آپ کو سلام کا جواب ملے گا اور وفات کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بائیں سمت انھیں دفن کیا جائے گا۔

مسیح کے آئینے میں شکیل کی تصویر:

یہ ہے صحیح احادیث کی روشنی میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ایک مختصر سوانح حیات، جس میں شروع سے آخر تک تمام کڑیوں کو ہم نے ترتیب سے نقل کیا ہے، اب اس کسوٹی پر ہم

شکیل کو پرکھ کر دیکھتے ہیں کہ وہ کس پوزیشن میں ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے اس کا حیاتی خاکہ کتنا میل کھاتا ہے۔

(۱) حضرت عیسیؑ بنی اسرائیل کے خاندان سے ہیں، ان کی ولادت فلسطین میں ہوگی، شکیل دربھنگہ بہار میں پیدا ہوا اور اس کا بنی اسرائیل سے دوٗر دوٗر تک کوئی تعلق نہیں۔

(۲) حضرت عیسیٰؑ کا کوئی باپ نہیں؛ اس لیے وہ اپنی ماں کی طرف منسوب ہیں؛ جب کہ شکیل کا باپ موجود ہے اور اس کا نام حنیف ہے۔

(۳) حضرت عیسیؑ نے شیر خوارگی کے ایام میں اپنی قوم سے معجزانہ گفتگو کی، کیا شکیل ایسا دعویٰ کرسکتا ہے۔

(۴) حضرت عیسیؑ بڑے وجیہ وخوبصورت، عروہ بن مسعود سے مشابہ اور سرخ وسفید ہیں، شکیل کا منہ چھوٹا، رنگ پکا اور شکل وصورت معمولی ہے۔

(۵) حضرت عیسیؑ نے کوڑھیوں کو شفادی، مٹی کی چڑیوں میں روح پھونکی اور بسا اوقات قبروں کے مردے بھی زندہ کردیے، کیا شکیل مسلمانوں کو ایسا کوئی معجزہ دکھا سکتا ہے؟۔

(۶) حضرت عیسیؑ آسمان سے نزول کے بعد جب دجال ویہود کو کیفر کردار تک پہنچائیں گے، تو ان کے سانس کی ہوا لگتے ہی مخالفین تڑپ کر گر پڑیں گے، شجر وحجر اور مکانات کی بنیادیں بھی یہودیوں کو قتل کرنے کے لئے مجاہدین کو آواز دیں گی، شکیل بتائے کیا وہ ایسے کرشمات دکھا سکتا ہے؟۔

(۷) حضرت عیسیٰؑ کا نکاح نزول کے بعد حضرت شعیب علیہ السلام کے قبیلے میں ہوگا، شکیل نے اب تک دو یا تین شادیاں کرلیں اور ان میں سے کوئی بھی حضرت شعیب علیہ السلام کے قبیلے کی نہیں ہے۔

(۸) حضرت عیسیؑ پوری دنیا کو فتح کرکے صلیب توڑ دیں گے اور خنزیر کا بھی نام ونشان مٹادیں گے، شکیل کے دعوے پر مدت گذر گئی؛ لیکن وہ آج تک لکشمی نگر یا پڑے گاؤں کو بھی فتح نہ کرسکا۔

(۹) حضرت عیسیٰ کے زمانے میں یاجوج ماجوج کا خروج ہوگا اور پھر انہیں کی بدعا سے وہ

سب ہلاک ہوں گے، شکیل بتائے کہ ان کا خروج کب ہوگا اور کیا اس کی بد دعا سے آج تک کوئی ہلاک ہوا۔

(۱۰) حضرت عیسیٰؑ کے زمانے میں دولت کی فراوانی ہوگی، قلوب خلوص و محبت سے پر ہوں گے اور صلاح و تقوے کی بنا پر لوگ سونے چاندی کے انبار پر دو رکعت نفل پڑھنے کو ترجیح دیں گے؛ جب کہ شکیل کے عہد میں دولت کا کال پڑا ہوا ہے، دلوں میں نفاق وعداوت بھری ہے اور مال کی خاطر لوگ اپنا ایمان بیچنے کو تیار ہیں۔

(۱۱) حضرت عیسیٰؑ اپنی وفات کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ اقدس میں دفن ہوں گے، شکیل تو حجاز کے سفر پر ہی آمادہ نہیں، تو دفن کا کیا سوال؟ ایسے فراڈیوں کو مدینہ منورہ تو کجا مسلمانوں کے عام قبرستانوں میں بھی جگہ نہیں ملتی۔

مندرجہ بالا سوالات ہم نے شکیل سے ۲۰۱۰ء میں کئے تھے، پھر ۲۰۱۳ء میں ہماری اس سے نیٹ پر مڈبھیڑ شروع ہوئی، تو اس نے ادھر اُدھر کی بکواس تو خوب کی؛ لیکن مہدی سے متعلق ۱۹/ اور مسیح سے متعلق ۲۱/ سوالوں کا کوئی جواب دینے کی ہمت نہ کی اور ہر مرتب کی طرح تحریر کا حوالہ دے کر یہ کہتے ہوئے بات ختم کردی کہ میں فلاں موقع پر اس کا جواب دے چکا ہوں، ہم نے بار بار اس سے مطالبہ کیا کہ وہ اگر کہیں جواب دے بھی چکا ہے، تو اسی کو مختصر طور پر ذرا نمبر وار دوبارہ نقل کردے؛ لیکن قارئین نے اندازہ کرلیا کہ وہ زہر کا پیالہ تو پی لے گا؛ لیکن ہمارے سوالات کا جواب دینے کی کبھی ہمت نہ کرسکے گا۔

شکیل نے شروع میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کا شوشہ چھوڑ کر یہی تأثر دیا تھا کہ اب میرے ہی جسمانی قالب میں مسیح کی روح جلوہ گر ہے اور ان سے متعلق تمام تر واقعات میرے ہی ہاتھوں پر رونما ہوں گے؛ لیکن ہم نے دلائل سے اس کی گرفت کی تو وہ اس بات سے مکر گیا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر زندہ تسلیم کرکے یہ کہنا شروع کیا کہ وہ اب نازل نہیں ہوں گے؛ بلکہ عام انسانوں کی طرح ان کی دنیا میں دوبارہ پیدائش ہوگی، شکیل نے دلیل کے طور پر بخاری و مسلم کی یہ حدیث نقل کی۔ کیف انتم اذا نزل

ابن مریم فیکم وامامکم منکم ۔ کہ تمہارا اس وقت (خوشی سے) کیا حال ہوگا، جب تمہارے درمیان ابن مریم نازل ہوں گے اور تمہارا امام اس وقت تم ہی میں سے ایک فرد ہوگا، قارئین غور فرمائیں کہ حدیث میں حضرت عیسیٰ کے نزول کا تذکرہ ہے یا ان کی دوبارہ پیدائش کا؟ یہاں دوٗر دوٗر تک پیدائش کا ذکر نہیں اور صرف نزول کی وضاحت ہے، یہ نزول کس طرح ہوگا، مسلم شریف کی حدیث اس کی وضاحت کرتی ہے ۔فینزل عند المنارۃ البیضاء شرقی دمشق بین مھر وذتین واضعا کفیہ علی اجنحۃ ملکین ۔ (مسلم ۲/۴۰۱) وہ دو چادروں میں ملبوس دو فرشتوں کے کاندھوں پر ہاتھ رکھے مشرقی دمشق میں سفید منارے پر اتریں گے، نزول کے بعد فوراً کیا واقعات پیش آئیں گے، مسلم شریف ہی کی حدیث ملاحظہ ہو: ۔فینزل عیسیٰ بن مریم فیقول امیرھم تعال صل لنا فیقول لا ان بعضکم علی بعض امراء تکرمۃ اللہ ھذہ الامۃ ۔ (مسلم ۱/۸۷) تو عیسیٰ بن مریم نازل ہوں گے، مسلمانوں کا امیر کہے گا کہ تشریف لائیے اور ہمیں نماز پڑھائیے، وہ کہیں گے کہ نہیں اس امت کی فضیلت کے باعث تم خود ایک دوسرے کے امیر ہو، سنن ابن ماجہ کی روایت نزول کی مزید تفصیلات پیش کرتی ہے، ۔فبینما امامھم قد تقدم یصلی بھم الصبح اذ نزل علیھم عیسیٰ بن مریم الصبح فرجع ذٰلک الامام ینقص یمشی القھقھری لیقدم عیسیٰ یصلی فیضع عیسیٰ یدہ بین کتفیہ ثم یقول لہ تقدم تصلی فانھا لک اقیمت فیصلی بھم امامھم ۔ (سنن ابن ماجہ، ۲۹۸) مسلمانوں کا امام فجر کی نماز پڑھانے کے لیے آگے بڑھ چکا ہوگا کہ اچانک عیسیٰ بن مریم اتر آئیں گے، تو وہ امام الٹے پاؤں پیچھے ہٹے گا؛ تا کہ نماز پڑھانے کے لیے حضرت عیسیٰ کو آگے بڑھائے؛ لیکن حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنا ہاتھ اس کے دونوں کاندھوں کے بیچ رکھ کر فرمائیں گے کہ آگے بڑھو اور نماز پڑھاؤ؛ کیوں کہ اقامت تمہارے لیے ہی ہوئی ہے تو مسلمانوں کا امام انہیں نماز پڑھائے گا۔

قرآن کریم میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر زندہ اٹھانے کا تذکرہ کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین پر ان کے نزول کی تفصیلات بیان فرمادیں، شکیل صحاح ستہ کا بہت شور مچاتا ہے؛ اسی لیے ہم نے حضرت عیسیٰ کی بابت صرف صحاح ستہ ہی کی

احادیث نقل کیں، قارئین! خود مشاہدہ کریں کہ مسلم اور ابن ماجہ کی حدیث کتنی صراحت کے ساتھ بتاتی ہیں کہ نزول کے وقت امامت حضرت عیسیٰ نہیں کریں گے؛ بلکہ امام کو اس وقت مسلمانوں کا امیر مہدی ہوگا، یہ ایسا عقیدہ ہے، جس پر امت شروع ہی سے ایمان رکھتی ہے اور آج تک ملت کے کسی طبقے نے آسمانی نزول کا انکار نہیں کیا؛ لیکن شکیل کا تو کیوں کہ بابا آدم ہی نرالا ہے؛ اس لیے وہ حضرت عیسیٰ کے آسمان پر زندہ اٹھائے جانے کو مان لینے کے باوجود ان کی دوبارہ پیدائش کا اعلان کر رہا ہے؛ اس لیے تمام مسلمانوں کو حق ہے کہ وہ شکیل کا گریبان اس وقت تک نہ چھوڑیں، جب تک وہ مندرجہ ذیل سوالوں کا صحاح ستہ کی حدیثوں سے جواب نہ دے دے۔

(۱) حضرت عیسیٰ علیہ السلام مریم کے پیٹ سے بغیر باپ کے پیدا ہوئے تو دوبارہ پیدائش کے وقت کیا ان کی ماں بدل جائے گی اور ان کا باپ حنیف ہوگا۔

(۲) حضرت عیسیٰ آسمان پر اٹھائے جانے کے وقت یقیناً جوان تھے، تو کیا دوبارہ پیدائش کے لیے ان کے وجود کو نطفہ بنا کر شکیل کی ماں کے پیٹ میں اتارا جائے گا، پھر حمل اور وضع حمل جیسے تمام مراحل پیش آئیں گے۔

(۳) بخاری ومسلم کی حدیث کے مطابق جب حمل چار مہینے کا ہوتا ہے، تو اس میں اللہ کے حکم سے فرشتہ آکر روح ڈالتا ہے، تو معلوم ہوا کہ جسم تو ماں کے پیٹ میں بنتا ہے؛ لیکن روح آسمان سے آتی ہے، شکیل کہتا ہے کہ عیسیٰ آسمان پر زندہ ہیں؛ لیکن وہ نازل نہیں ہوں گے؛ بلکہ معروف طریقے پر ان کی دوبارہ پیدائش ہوگی، تو اس کی صورت یہی ہوسکتی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے جسم وروح کے ساتھ آسمان سے آکر سیدھے شکیل کی ماں کے پیٹ میں گھس جائیں اور شکیل کا روپ لے کر دنیا میں ظاہر ہوں، کیا یہ تجویہ ممکن ہے، — توبہ استغفر اللہ — ، یہ تو ہندو عقیدے آواگون سے زیادہ بدتر صورت معلوم ہوتی ہے، شکیل اسے قرآن وحدیث سے ثابت کرے۔

(۴) شکیل کہتا ہے کہ نزول کے معنی ٹھہرنا اور پڑاؤ ڈالنا ہے، صرف اوپر سے اترنا نہیں ہے؛ اس لیے حضرت عیسیٰ کی بابت یہ لفظ حدیث میں ٹھہرنے ہی کے معنی میں استعمال ہوا

ہے،ہم پوچھتے ہیں کہ اگر یہ آسمانی نزول نہیں ؛ بلکہ زمین ہی کا قصہ ہے،تو پھر دو فرشتوں کے کاندھوں پر ہاتھ رکھ کر اترنے کی کیا ضرورت ہے اور کیا شکیل فرشتوں کے ساتھ آکر دمشق میں ٹھہرا ہے؟۔

(۵) قرآن کی تصریح کے مطابق حضرت مریم کا کوئی شوہر نہیں تھا؛ اگر شکیل ہی عیسیٰ ہے، تو اس کے باپ حنیف کو نعوذ باللہ کیا حضرت مریم کا شوہر کہا جائے گا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور امام مہدی صحاح ستہ کی حدیث کے مطابق دو الگ الگ شخصیت ہیں، جن کے درمیان زمین و آسمان کا فرق ہے اور ان دونوں کے ایک ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا؛ لیکن شکیل اپنے ناپاک مقصد کی خاطر ابن ماجہ کی ایک کمزور اور مجمل روایت کی بنیاد پر دونوں کو گڈمڈ کر کے ایک بنانے پر تلا ہوا ہے، اب جو لوگ اس کی بکواس پر ایمان لا کر اسے مسیح و مہدی تسلیم کر رہے ہیں، وہ کم از کم شکیل سے مندرجہ ذیل سوالوں کا جواب ضرور پوچھیں اور پھر ان کی روشنی میں غور کریں کہ کیا قیامت میں اللہ کے حضور وہ ان خرافات کی بنیاد پر خدائی گرفت سے بچ سکیں گے؟۔

(۱) حضرت عیسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیلی نبی ہیں، جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے چھ سو سال قبل دنیا میں تشریف لائے ہیں اور پھر آسمان پر زندہ اٹھا لیے گئے؛ جب کہ امام مہدی کے بارے میں ابو داؤد شریف کی حدیث موجود ہے، حضور نے فرمایا: "**المهدی من عترتی من ولد فاطمة**" کہ مہدی میرے خاندان یعنی بی بی فاطمہ کی نسل میں پیدا ہوں گے، اگر حضرت عیسیٰ ہی مہدی ہیں، تو شکیل بتائے کہ حضور سے چھ سو سال پیشتر مبعوث ہونے والے نبی آپ کی اولاد آپ کی بیٹی کی نسل میں کیسے داخل ہو سکتے ہیں۔

(۲) قرآن کریم کی وضاحت کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام بغیر باپ کے پیدا ہوئے؛ جب کہ امام مہدی کے بارے میں ابو داؤد شریف کی حدیث میں حضور نے فرمایا "**یواطی اسمه اسمی و اسم ابیه اسم ابی**" کہ ان کا نام میرے نام پر اور ان کے والد کا نام میرے والد کے نام جیسا ہوگا، یہاں حضور نے امام مہدی کے والد کی نہ صرف صراحت

کی؛ بلکہ ان کا نام بھی بتلا دیا، اب حضرت عیسیٰ ہی اگر مہدی ہیں، تو شکیل بتائے کہ عبداللہ ان کے باپ کیسے ہوگئے، وہ تو بغیر باپ کے پیدا ہوئے تھے؟ کیا شکیل قرآنی آیت کا انکار کر کے عبداللہ کو حضرت مریم کا شوہر کہے گا۔

(۳) حضرت مسیح کا نام عیسیٰ بن مریم ہے؛ جب کہ صحاح ستہ کی احادیث بتاتی ہے کہ امام مہدی کا نام محمد بن عبداللہ ہوگا، گویا دونوں کے نام ہی ان کی الگ الگ شخصیت ہونے کا پتہ دیتے ہیں، مسیح کا زمانہ حضور سے چھ سو سال پہلے کا تھا؛ جب کہ مہدی کا ابھی ظہور بھی نہیں ہوا ہے، تو گویا دونوں کے زمانے ہی میں دو ہزار سال کا فرق موجود ہے، تو جن دو آدمیوں کے زمانے میں اتنا طویل فاصلہ موجود ہو، تو وہ دونوں ایک کیسے ہو سکتے ہیں۔

مسیح ومہدی اور ان کی یکسانیت کی بابت ہمارے مندرجہ بالا سوالات کو پڑھ کر ہر شخص بآسانی اندازہ لگا سکتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور امام مہدی دونوں الگ الگ شخصیت ہیں؛ حتیٰ کہ دونوں کا زمانہ، خاندان اور نام وولدیت بھی بالکل مختلف ہے؛ اس لیے ان کے ایک ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا، پھر مہدی ومسیح سے الگ تیسرا شخص شکیل بھارتی ہے، جو دربھنگہ بہار میں پیدا ہوا ہے، اب قارئین فیصلہ کریں کہ مختلف زمانوں میں پیدا ہونے والے تین شخص کیا ایک آدمی بن سکتے ہیں؟ سینٹ پال نے جس طرح باری تعالیٰ، حضرت مریم اور حضرت عیسیٰ کو ایک قرار دے کر تثلیث کے عقیدے سے عیسائیوں کو گمراہ کر ڈالا، شکیل ایسا ہی تکون بنا کر امت کو بھٹکانا چاہتا ہے؛ لیکن یہ حربہ کامیاب نہیں ہوگا، مسلمان ایسے جغادریوں کو ہمیشہ شکست دیتے آئے ہیں۔

ایک دردمندانہ اپیل:

امام مہدی اور عیسیٰ علیہ السلام کی خصوصیات وعلامات کی روشنی میں ہمارے دوٹوک سوالات نے شکیل کو کٹہرے میں لا کر کھڑا کیا اور وہ نہ صرف ہر کسوٹی پر کھوٹا ثابت ہوا؛ بلکہ مہدویت کی طرح اس کا دعویٰ مسیحیت بھی دھڑام سے آگرا اور پوری طرح ثابت ہوگیا کہ

مہدی و مسیح بالکل الگ الگ شخصیتیں ہیں، ان کے ایک ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا، شکیل اپنے جھوٹے دعوے پر جو دلائل پیش کر رہا ہے، وہ دلائل نہیں محض کٹھ حجتی اور قرآن وحدیث میں کھلی تحریف ہے، ایسی بکواس کا سہارا لے کر کوئی بھی منھ زور نبی؛ بلکہ خدا تک بن سکتا ہے، شکیل کسی غلط فہمی کا شکار نہیں ہے؛ بلکہ وہ اپنی دنیا کے حصول کے لیے جان بوجھ کر مسلمانوں کی آخرت برباد کرنے پر تلا ہے؛ کیوں کہ جو شخص ہدایت کے بدلے گمراہی خرید لے، باری تعالیٰ اس کے دل پر مہر لگا دیتے ہیں، پھر وہ کبھی راہِ راست پر نہیں آتا، اس لیے شکیل اور اس کے خاص ہمنواؤں کی بابت ہمیں واپسی کی کوئی امید نہیں، انہوں نے از خود کجروی کو اختیار کیا ہے، اس لیے توبہ کے امکانات بہت کم ہیں، ہمارے مخاطب تو صرف وہ مسلمان ہیں، جو سادہ لوحی میں شکیل کے جال میں پھنس کر اپنا ایمان گنوا بیٹھے ہیں، ہم ان سے درخواست کرتے ہیں کہ خدارا اپنے آپ پر رحم کریں اور دل پر ہاتھ رکھ کر سوچیں کہ ہم نے شکیل کی جس بکواس کا گذشتہ صفحات میں پوسٹ مارٹم کیا، وہ کیا واقعی ایسی دلیلیں ہیں، جن کی بنا پر تم اس بہرو پیئے کا دامن تھام رہے ہو، ہر شخص کو اپنی قبر میں سونا ہے، کل جب آنکھ بند ہوگی، تو تمام حقائق روشن ہو جائیں گے، محشر میں انصاف کی ترازو نصب ہوگی، اعمال تولے جائیں گے، زندگی کا محاسبہ ہوگا، اس وقت کوئی عذر سنا جائے گا نہ ہی کوئی بہانہ چل سکے گا، سب لرزاں وترساں کھڑے ہوں گے، غضب الٰہی پورے جوش پر ہوگا، کیا تم اس وقت اللہ سے حجت کر سکو گے اور شکیل کی صداقت کی کیا دلیل دو گے، وہ تو دامن جھاڑ کر تم سے الگ ہو جائے گا اور تمہیں تمام تر گمراہیوں کی سزا بھگتنی ہوگی، اس وقت بڑا پچھتاوا ہوگا؛ لیکن خون کے آنسو بھی اللہ کے قہر سے نجات نہ دلا سکیں گے؛ اس لئے عزیزو!!! ہوش میں آؤ اور مفت میں خودکشی نہ کرو، یہ گمراہی کا سوداگر ہے، تمہاری آخرت برباد کر کے ہی دم لے گا۔

میرے دینی بھائیو!!! علماء دین وملت کے پاسباں ہیں، انہوں نے قرآن وحدیث کے سمجھنے میں پوری زندگیاں گذاری ہیں، یہ کیسا بے تکا اصول ہے کہ تم شکیل کے ورغلانے

پر شرعی امور میں انہیں غیر معتبر سمجھ رہے ہو، اگر دین میں ان کا اعتبار نہ ہوگا، تو کس کا ہوگا، بیماری کے علاج میں ڈاکٹروں کی بات مانی جاتی ہے، قانون کی معرفت وکیل کو ہوتی ہے اور تعمیراتی پروجیکٹ کا نقشہ انجینئر ہی بنا سکتا ہے، ہر فیلڈ کے لوگ الگ الگ ہوتے ہیں، سنار کمہار نہیں ہوسکتا اور کمہار چمار نہیں بن سکتا؛ اسی طرح قرآن وحدیث کی تشریح علماء کے علاوہ کوئی نہیں کرسکتا، وہ تو شریعت سے گہری واقفیت کے باوجود حضور کی پیشین گوئی نہیں سمجھ سکے اور شکیل تمام تر جہالتوں کے باوجود نبی کا منشا سمجھ گیا!! آخر یہ کونسی تک ہے اور تم کس بنیاد پر اس کا دامن پکڑ رہے ہو؛ حالاں کہ قرآن وحدیث میں علماء کی پیروی کا حکم دیا ہے، اور تم انہیں چھوڑ کر ایک جاہل کے پیچھے لگ رہے ہو، جو اپنے جھوٹ کو چھپانے کے لیے ہی تمہیں علماء کی صحبت سے بچنے کا مشورہ دے رہا ہے، اگر وہ حق ہوتا، تو اس کے پاس دلیل بھی ہوتی اور وہ میدان میں آکر ہم سے مناظرہ اور مباہلہ بھی کرتا؛ لیکن ہر سطح پر اس کا مقابلے سے بھاگنا ہی، اس کے جھوٹا ہونے کا پتا دیتا ہے؛ اس لیے سوچو اور بار بار سوچو، اگر اسی کے دھرم پر موت آگئی، تو پھر ہمیشہ ہمیش کی سزا بھگتنی ہوگی اور کوئی عذاب سے نہ چھڑا سکے گا۔

عزیزو!!! شکیل گمراہی کا سوداگر ہے، تم اس کے پیچھے نہ لگو اور فوراً اس کا ہاتھ جھٹک دو، اسی میں دنیا وآخرت کی کامیابی ہے، خدارا آپ ہی امت کے حامی ومددگار ہیں، آپ مسلمانوں پر رحم فرما دیجئے اور امت محمدیہ کے ہر فرد کو ہر اس گمراہی سے بچا لیجئے، جو انسان کو کفر کی وادی میں دھکیل کر جہنم کا ایندھن بنا دیتی ہے، مولا رحم فرما، ہم دنیا وآخرت میں تیرے ہی فضل کے امیدوار ہیں اور تجھ ہی سے دعا کرتے ہیں کہ پوری امت کو استقامت عطا کرکے، تو شکیل جیسے تمام فتنہ پروروں کو کیفر کردار تک پہنچا دے۔ آمین یارب العٰلمین۔